آداب معاشرت

فہرست

پيش لفظ

پہلا سبق:

اخلاق حسنہ

1)_" حسن خلق" کا معني:

2)_معصومين (ع) کے ارشادات:

3)_اخلاق معصومين (ع) کے چند نمونے:

4)_ حسن خلق کے ثمرات و فوائد:

5)_بدخلقي:

6_بداخلاقي کا انجام:

دوسرا سبق:

نظم وضبط

1)_اسلام ميں نظم و ضبط کی اہميت

2)_نجي زندگي ميں اس کی اہميت

الف) صفائي

ب)ستھرائي

3)_ معاشرتي زندگي ميں اس کی اہميت

4)_عہدپیمان میں اس کی اہمیت

5)_عبادات میں اس کی اہمیت

6)_اخراجات میں اس کی اہمیت

7)_محاذ جنگ اور عسکری امور میں اس کی اہمیت

تیسرا سبق:

سچ اور جھوٹ

(1) سچ اور جھوٹ کیا ہیں؟

(2) سچائي انبیائ(ص) کے مقاصد میں سے ایك ہي

(3) جھوٹ کی وجوہات

(4) جھوٹ کیوں بولاجاتا ہے ؟

(5) جھوٹ کا علاج

چوتھا سبق:

نارا گفتگو اور بدکلامي

1) تمہید

2)امام صادق علیه السلام کا بدزبان شخص سے قطع رابطہ

3)بدکلامی کا انجام

4) معصوم پیشوائوں کے کردار

5) بدکلامی کا علاج

پانچواں سبق:

غیبت اور تہمت

1)غیبت اور تہمت کے معني

2)قرآن وحدیث میں غیبت کی مذمت

3)مومن کو غیبت سے بچنا چاہیئي

4)غیبت کے آلات (غیبت کا سر چشمہ)

5)غیبت کے اسباب

6)غیبت کا کفّارہ

7)قرآن و حدیث میں تہمت کی مذّمت

چھٹا سبق:

بھائي چارے گي

1) تمہید

2)اخوّت ،ایك خدا ئي نعمت

3)دینی بھا ئیوں کے حقوق

4)بہترین بھائي

5)اتحاد ایك قرانی حکم

6)فرقہ بندی کے خطرات

7) تفرقہ پردازی ایك سا مر اجی شیوہ

8)فرقہ بندي،خدا کا ایك عذاب

ساتواں سبق:

والدین کے حقوق

1) معصومین(ع) کے کلام کی روشنی میں

2) اویس قرنی کا سبق آموز کردار

3) باپ کا احترام ' امام زمانہ(ع) کا فرمان

4) والدین کے لئے اولاد کا فریضہ

5) مرنے کے بعد یاد رکھنا

6) والدین سے نیك سلوك کی جزائ

7) خدا کا فرمان ، یا والدین کی خواہش کی تکمیل

آٹھواں سبق:

تواضع (انکساري)

1)_ تواضع کے بارے میں روایات

2)_تواضع کے آثار

3)_ تواضع کن لوگوں کے سامنے ؟

4)_ رسول اکرم (ص) کی تواضع

5)_ حضرت عیسی علیه السلام سے ایك سبق

6)_امام زین العابدین علیه السلام کی انکساري

7)_ تواضع اپناے سے متعلّق چند نکات

تدوین : **اسلامی تحقیقاتی مرکز**

ترجمہ: معارف اسلام پبلشرز

نشر: نور مطاف

سنہ اشاعت: شعبان المعظم 1424 ھ_ق

چاپ: دوم

تعداد: 2000

Web : www.maaref-foundation.com

E-mail: info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں _

5

بسم الله الرحمن الرحيم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و صلی اللہ علی سیدنا و مولی نا ابی القاسم محمد و علی اہل بیتہ الطاہرین و لعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین

قال امیر المؤمنین علیہ السلام : من اصلح ما بینہ و بین اللہ اصلح اللہ ما بینہ و بین الناس و من اصلح امر آخرتہ اصلح اللہ لہ دنیاہ

پیش لفظ:

موجودہ دور میں بشر کے انفرادی اور اجتماعی روابط بظاہر بہت حسین ، خوب صورت و پرلطف دکھائي دیتے ہیں اور بظاہر ایسا لگتاہے کہ معاشرے میں زندگی کے صحیح اصول اور آداب و رسوم موجود ہیں لیکن کبھی کبھی یہ روابط حسرت کا باعث اور انسانوں کو اس مدینہ فاضلہ کی یاد دلاتے ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے _ اگر چہ آج کا انسان مادی وسائل اور اجتماعی آسائشے و رفاہ کے اعتبار سے توقع سے زیادہ اپنی آرزؤں اور امیدوں کو پاچکاہے اور ان تك رسائي حاصل کرچکاہے لیکن اس جذاب اور پرفریب ظاہر کوچھوڑ کر اگر اس کی حقیقي اور باطنی زندگی کی طرف چند قدم آگے بڑھ کر دیکھیں تو ایك عظیم اور ہولناك حالت کا مشاہدہ کریں گے جو بدترین قسم کے انفرادی اور اجتماعی روابط کی عکاس ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ نکتہ قابل توجہ ہے کہ معنوی تلخی اور پستی و زبوں حالی کا اصل سبب انسان کی مادی کامیابیاں نہیں بلکہ اس غم انگیز اور افسوس ناك صورت حال اور انسانوں کے اجتماعی آداب و رسومات کے آلودہ اور مریض ہونے کی علت ان کا آسمانی و آفاقی اعلی اسلامی اقدار سے دوری اختیار کرناہے_ یہ کتاب جو دوسری بار طبع کی جارہی ہے ، ان بعض معاشرتی آداب کی بیانگر ہے جنہیں اسلام کی نگاہ میں اجتماعی امنیت کے فراہم کرنے اور ایك اچھی اور دلپذیر زندگی کو حاصل کرنے کیلئے اپنانا ضروری ہے_ مؤسسہ معارف اسلامی خداوند متعال کا شکر گزار ہے کہ اس نے یہ توفیق عنایت فرمائي کہ اپنی اصل ذمہ داری یعنی اسلامی معارف اور ثقافت کی نشر و اشاعت، کو پورا کرتے ہوئے اس کتاب کو نظر ثانی کے ساتھ دوسری مرتبہ طبع کررہے ہیں _

آخر میں ہم خداوند متعال سے دعا کرتے ہیں کہ مرکز تحقیقات اسلامی کے محترم محققین_ جنہوں نے اس مفید اثر کی تدوین میں زحمت فرمائي اور ان محترم مترجمین کہ جنہوں نے ترجمہ اور تصحیح میں زحمت فرمائي_ کو اجر وافر عنایت فرمائے اورہم سب کو اپنے فضل و کرم سے امام زمانہ(عج) کے انصار و اعوان میں سے قرار دے _

معارف اسلام پبلشرز

15 شعبان المعظم 1424

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہلا سبق:

اخلاق حسنہ

1)_" حسن خلق" کا معني:

"حُسن خلق " یعنی "پسندیدہ اور اچھی عادت"، چنانچہ اس شخص کو "خوش اخلاق" کہا جاتا ہے کہ اچھی عادتیں اُس کی ذات و فطرت کا جزو بن چکی ہوں اور وہ دوسروں کے ساتھ کھلے چہرے اور اچھے انداز کے ساتھ پیش آنے کے ساتھ ساتھ پسندیدہ میل جول رکھے_ امام جعفر صادق علیہ السلام نے حسن خلق کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا :

"تُلين جانبك' وتطيّبُ كلامك وتلقى ا خاك ببشر: حَسَن:"_

"تم اپنی ملاقات کے انداز میننرمی پیدا کرو' اپنی گفتگو کو شائستہ بنائو اور اپنے بھائي سے خندہ پیشانی سے ملو"_ 1

عام طور پر اخلاق و حدیث کی کتابوں میں حسن خلق سے یہی معنی مراد لیا جاتاہے_

1_ اصول کافی _ ج 3 ، ص 162، (ایمان و کفر :حُسن بشر)_بحارالانوار ج 71 ، ص 389(مطبوعة اسلامیة)

اسلام میں اخلاق حسنہ کا مقام:

اسلام ہمیشہ اپنی پیروکاروں کو دوسروں کے ساتھ نرمی اور خوش مزاجی سے پیش آنے کی طرف دعوت دیناہے، اسلام نے خوش اخلاق انسان کی اہمیت کو صرف مسلمانوں تك محدود نہیں رکھا ہے بلکہ اگر غیر مسلمان بھی اس نیك صفت کا حامل ہوں تو وہ بھی اس کے فوائد کو پاسکتاہے_ جیسا کہ تاریخ میں بیان ہوا ہے کہ : آنحضور (ص) نے حضرت امام علی علیہ السلام کوایسے تین افراد کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا جو آپ (ص) کو شہید کرنے کی سازش میں متحد ہوچکے تھے، امام علی علیہ السلام نے ان میں سے ایك کوقتل کیا اور باقی دو کو قیدی بنا کر آپ (ص) کے سامنے پیش کیا _ آنحضرت (ص) نے پہلے انہیں دین مبین اسلام کی طرف دعوت دي، لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا ، پھر آپ (ص) نے قتل کی سازش کے جرم پر ان کے خلاف قتل کا حکم جاری فرمایا ، اسی دوران آپ (ص) پر جبرئیل (ع) نازل ہوئے اور عرض کی : "اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ان دونوں میں سے ایك شخص کو معاف کریں کیونکہ وہ خوش اخلاق اور سخاوتمند ہے" _ آپ (ص) نے بھی اس شخص کو معاف فرمایا، جب اس شخص کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معلوم ہو اكہ اللہ تعالى نے اسے ان دو نيك صفات كى خاطر معاف فرمايا ہے تو اس نے اسلام كو تہ دل سے قبول كرليا_ پھر آپ (ص) نے اس شخص كے بارے ميں فرمايا :
" ان لوگوں ميں سے ہے جو خوش اخلاق اور سخاوتمند ہونے كى بناء پر جنت كا مستحق ہوے"_1
اسلامى مقدس نظر يہ ميں حسن خلق كا معنى كبھى يہ نہيں كہ اگر كسى نے كوئي غلط اور ناپسند يدہ فعل انجام ديا تو اس كے سامنے خاموش ہوجائيں يا ہنس ديں بلكہ ايسے موقع پر

1_ بحارالانوار ج 71، ص 390

اس بات پر تاكيد كى گئي ہے كہ اس فعل كے خلاف مناسب رد عمل كا اظہار كرنا چاہئے' اگرچہ چند افراد كى ناراضگى كا سبب بن جائے _ كيونكہ ہميں اس وقت تك دوسروں كو ناراض نہيں كرنا چاہئے، جب تك اسلامى احكام اور اس كے اصول كى پامالى نہ ہوپائے_

2)_معصومين (ع) كے ارشادات:

رسول خدا (ص) اور ا ئمہ معصومين عليہم اسلام اخلاق حسنہ كى اعلى ترين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مثالیں ہیں اور یہ بے مثال "حُسن خلق "ان کے کردار اور گفتار سے عیاں تھا_ ان ہی عظےم شخصیتوں کے ارشادات کی روشنی میں ہم "حُسن خلق" کے اعلی درجہ پر فائز ہوسکتے ہیں_ چنانچہ ہم یہاں اُن کے ارشادات سے چند نمونے پیش کررہے ہیں تاکہ وہ ہماری زندگی کے لئے مشعل راہ بن جائیں : رسول خدا (ص) نے صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا : "کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتائوں کہ اخلاق کے لحاظ سے تم میں سے کون مجھ سے زیادہ مشابہ ہے؟ صحابہ نے عرض کی : "اے اللہ کے رسول (ص) ضرور بتایئے_" تو آپ (ص) نے فرمایا : "جس کا اخلاق بہت اچھا ہے"_1

آپ (ص) ہی کا ارشاد گرامی ہے:

"خوش نصیب ہے وہ شخص جو لوگوں سے خوش خلقی سے ملتا ہے ' ان کی مدد کرتا ہے اور اپنی برائي سے انہیں محفوظ رکھتا ہے"_2

1_ اصول کافی (مترجم) ج2، ص 84یا تحف العقول ص48

2_ تُحف العقول ، ص28

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"خداوند عالم نے اپنے ايك پيغمبر كو مخاطب كركے فرمايا :
"خوش خلقی گناہوں كو اُسی طرح ختم كرديتی ہے جس طرح سورج برف كو پگھلاديتا ہے"_1
آپ (ع) ہی كا ارشاد ہے:
"بے شك بندہ اپنے حسن اخلاق سے دن كو روزہ ركھنے والے اور رات كو نماز قائم كرنے والے كا درجہ حاصل كرليتا ہے"_2

3)_اخلاق معصومين (ع) كے چند نمونے:

ہمارے معصوم رہبروں (ع) نے جس طرح "اخلاق حسنہ" كے بارے ميں نہايت ہی سبق آموز ارشادات فرمائے ہيں ' اسی طرح دوست اور دشمن كے سامنے نيك اخلاق كے بہترين علی نمونے بھی پيش كئے ہيں; ملاحظہ كيجئے:

1_انس (پيغمبر اكرم (ص) كے خادم) سے مروی ہے كہ : ميں نے رسالت مآب (ص) كی نوسال تك خدمت كی 'ليكن اس طويل عرصے مينحضور (ص) نے مجھے حتی ايك بار بھی يہ نہيں فرمايا: "تم نے ايسا كيوں كيا؟" _ ميرے كسی كام ميں كبھی كوئي نقص نہيں نكالا، ميں نے اس مدت ميں آنحضرت (ص) كی خوشبو سے بڑھ كر كوئي اور خوشبو نہيں سونگھي، ايك دن ايك باديہ نشين (ديہاتي) آيا اور آنحضرت (ص) كی عبا كو اتنی زور سے كھينچا كہ عبا كے نشان آپ (ص) كی گردن پر ظاہر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1_ تحف العقول _ ص 28_ بحارالانوار ج 71، ص 383

2_ وسائل الشیعہ ج8، ص 56_ تحف العقول ص 48

ہوگئے_ اس کا اصرار تھا کہ حضور اکرم (ص) اسے کوئي چیز عطا فرمائیں_ رسالتمآب (ص) نے بڑی نرمی اور مہربانی سے اُسے دیکھا اور مسکراتے ہوئے فرمایا:

"اسے کوئي چیز دے دو"_

چنانچہ خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائي:

"انّك لَعلى خُلق: عظیم" 1_

"بے شك آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلی درجہ پر فائز ہیں"_

2_حضرت امام زین العابدین _ کے قریبی افراد میں سے ایك شخص آپ (ع) کے پاس آیا اور بُرا بھلا کہنے لگا ' لیکن آپ (ع) خاموش رہے ، جب وہ شخص چلا گیا تو امام (ع) نے حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا:

"آپ لوگوں نے سن لیا ہوگا کہ اس شخص نے مجھ سے کیا کہا ہے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور میرا جواب بھی سن لیں"_

امام علیہ السلام راستے میں اس آیت کی تلاوت فرماتے جارہے تھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"و الكاظمين الغيظ والعافين عن الناس واللہ يحب المحسنين "2_
"جو لوگ غصے کو پی جاتے ہيں اور لوگوں کو معاف اور درگذر کرديتے ہيں اوراللہ تعالی ايسے احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے"_
ساتھيوں نے سمجھ ليا کہ امام (ع) آيت عفو کی تلاوت فرما رہے ہيں، لہذا اسے کوئي تکليف نہيں پہنچائيں گے ،جب اس کے گھر پہنچے تو امام (ع) نے اس کے خادم سے فرمايا

1_منتہی الآمال، ج ا ، ص 31_ سورہ قلم ، آيت 4

2 _ سورہ آل عمران آيت 134

کہ اپنے مالك سے کہدو کہ علی ابن الحسين عليه السلام تمہيں بلا رہے ہيں_
جب اس شخص نے سنا کہ امام (ع) فوراً ہی اس کے پاس آئے ہيں تو اس نے دل ميں کہا کہ يقينا حضرت (ع) مجھے ميرے کئے کی سزا ديں گے اور اس کا انتقام ليں گے_ چنانچہ اس نے يہ سوچ کر خود کو مقابلہ کے لئے تيار کرليا، ليکن جب باہر آيا تو امام (ع) نے فرمايا :
"ميرے عزيز تم نے اب سے کچھ دير پہلے ميرے متعلق کچھ باتيں کہی تھيں ' اگر يہ باتيں مجھ ميں پائي جاتی ہيں تو خدا مجھے معاف کرے' اور اگر ميں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اُن سے پاك اور بَری ہوں تو خدا تمہیں معاف کرے"_ اُس شخص نے جب یہ سنا تو بہت شرمندہ ہوا ' امام (ع) کی پیشانی پر بوسہ دیا اور معافی مانگنے لگا اور عرض کی :"میں نے جو کچھ کہا ' غلط کہا' بے شك آپ (ع) ایسی باتوں سے پاك ہیں'ہاں ' میرے اندر یہ باتیں موجود ہیں 1_"

4)_ حسن خلق کے ثمرات و فوائد:

الف: ... ... دُنیوی فوائد:

1_دوستانہ تعلقات مضبوط ہوتے ہیں_

چنانچہ حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں:

1_منتہی الآمال، ج3 ، ص 5_ مطبوعہ انتشارات جاویدان

"حُسن خلق یُثبت المَوَدَّۃَ"_1

" حسن خلق، دوستی اور محبت کو مستحکم کرتا ہے"_

2_اس سے زمین آباد اور عمریں طولانی ہوتی ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چنانچہ حضرت امام جعفر صادق _ فرماتے ہیں:

" انّ البرَّ و حُسنَ الخلق یَعمر ان الدّیارَ و یزیدان فی الاعمار"_2

"نیکی اور اچھے اخلاق سے زمینیں آباد اور عمریں طولانی ہوتی ہیں"_

3_رزق و روزی میں برکت پیدا ہوتی ہے_

امام جعفر صادق علیه السلام فرماتے ہیں:

"حُسن الخلق منَ الدین و ہو یزیدُ فی الّرزق:"_3

"حسن خلق دین کا جزو ہے اور روزی میں اضافہ کا سبب ہے"_

4_عزّت اور بزرگی کا موجب بنتا ہے_

چنانچہ حضرت امیرالمومنین علیه السلام فرماتے ہیں:

"کَم من وَضیع: رَفَعہ حُسن خُلقہ"_4

"کتنے ہی پست لوگ ایسے ہیں کہ جنہیںاُن کے نیك اخلاق نے بلند کیا "_

1_ تحف العقول، ص 38_ بحارالانوار ج 71، ص 150

2_ اصول کافی ، ج 3، ص 157 _ بحارالانوار ج 71، ص 395

3_ تحف العقول ، ص373_

4_ شرح غررالحکم، ج 7، ص 94_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_کینہ پروری اور کدورتوں کو دو ر کرتا ہے _
رسالتمآب (ص) کا ارشاد ہے:
"خندہ پیشانی اور کشادہ روئي کینوں کو دور کردیتی ہے"_1

ب: ... ...اُخروی فوائد:

1_"حُسن خُلق" کے سبب قیامت کے دن حساب میں آسانی ہوگی _
حضرت امیرالمومنین علی علیه السلام فرماتے ہیں :
"صلہ رحمی کرو کہ یہ تمہاری عمر کو بڑھائے گا ' اپنے اخلاق کو اچھا بنائو کہ خدا تمہارا حساب آسان کرے گا "_2

2_جنت میں جانے کا موجب بنتا ہے _
حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں :
"میری امت ' تقوی اور حسن اخلاق جیسی صفت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے جنت میں جائےگي"_3

3_بلند درجات کا سبب قرار پاتا ہے_
چنانچہ پیغمبر اکرم (ص) کا ارشاد ہے:

"بے شك حسن اخلاق كى وجہ سے بندہ آخرت كے بلند درجات اور اعلى

1_تحف العقول، ص 38_

2 _ بحارالانوار ج 71، ص 338_

3_اصول كافى ، ج 2، ص 100_ مستدرك الوسايل ج 2، ص 82_

17

مراتب تك جا پہنچتا ہے، اسكا حسن خلق اسكى عبادت كو چار چاند لگا ديتاہے_1

5)_ بدخلقي:

بدخُلقي' حُسن خُلق كى متضاد ہے_ جس قدر حُسن خُلق لائق تحسين اور قابل ستائشے ہے ' بدخلقى اسى قدر قابل مذمت اور قابل تنفر ہے_ اسلام نے جہاں اخلاق حسنہ كى بے حد تعريف كى ہے وہاں بدخُلقى كو نفرت كى نگاہ سے ديكھاہے_

رسول اكرم (ص) فرماتے ہيں :

"خَصلَتان لاَ تَجتَمعان فى مسلم:' اَلبُخلُ و سُوئُ الخلق"_2

"كسى مسلمان ميں دو خصلتيں جمع نہيں ہوسكتيں' كنجوسى اور بداخلاقي"_

حضرت على عليه السلام اس بُرى خصلت كو ذلّت اور پستى كى علامت قرار

ديتے ہوئے فرماتے ہيں :

"منَ اللوَّم سُوء الخُلق"_3

"بداخلاقى ايك لعنت وپستى ہے"_

دوسرى جگہ اسے جہالت اور نادانى كا نتيجہ قرار ديتے ہوئے فرماتے ہيں :

"الخلق المذموم من ثمار الجھل"_

"بدخلقى جہالت كے ثمر ات ميں سے ہے"_

----

1 اصول كافى ، ج 3، ص 157

_2 ميزان الحكمہ، ج 3، ص 153

_3 شرح غررالحكم ، ج 7، ص 95

6_بداخلاقى كا انجام:

بداخلاقى كا انجام بہت برا ہوتا ہے نمونے كے طور پر ملاحظہ فرمائيں :

الف_انسان كو خدا كے قرب سے دور كرديتى ہے _

جيسا كہ امام محمد باقر عليہ السلام كا ارشاد ہے:

"عُبُوس الوجہ: وسوئُ البشر مكسَبَة لّلمقت وبعد من الله "_1

"تُرش روئي اور بدخلقى خدا كى ناراضگى اور اس سے دورى كى سبب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے"_

ب_ بداخلاقی انسان کی روح کو دکھ پہنچاتی ہے_

جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام فرماتے ہیں :

"مَن ساء خلقہ عذب نفسہ"_2

"جو شخص بد اخلاق ہوتا ہے وہ خود ہی کو عذاب میں مبتلا رکھتا ہے"_

ج_ نیك اعمال کو تباہ وبرباد کردیتی ہے_

رسول خدا (ص) فرماتے ہیں:

"الخلقُ السَّي يُفسد العمل كَما يُفسد الخَلُّ العَسَلَ"_3

"بد اخلاقی ' انسان کے عمل کو ایسے ہی تباہ کردیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو تباہ کردیتاہے"_

د_ توبہ کے قبول ہونے میں رکاوٹ بنتی ہے_

جیسا کہ آنحضرت (ص) کا ارشاد ہے:

1_تحف العقول ، ص 296_

2 _ بحارالانوار ، ج78، ص 246_

3_میزان الحکمۃ، ج 3، ص 152_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"خداوند عالم بداخلاق شخص کی توبہ کوقبول نہیں کرتا"_
لوگوں نے پوچھا: "یا رسول اللہ (ص) ایسا کیوں ہے؟" فرمایا :
"اس لئے کہ جب انسان کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے ' تو پھر اس سے بڑے گناہ کا مرتکب ہوجاتا ہے"_1
ھ_ رزق کو کم کردیتی ہے_
امیرالمومنین علیه السلام فرماتے ہیں :
"مَن سَآء خلقہ ضاقَ رزقہ"_ 2
"بداخلاقی روزی کو کم کردیتی ہے"_
و_ انسان کو جہنمی بنادیتی ہے_
جیسا کہ رسول خدا (ص) کی خدمت مینجب عرض کیا گیا کہ فلاں شخص دن کو روزہ رکھتا ہے' اور رات کو عبادت میں گزار دیتا ہے' لیکن بداخلاق ہے اور ہمسایوں کو ستاتا ہے ' تو آنحضرت (ص) نے فرمایا :
"اس شخص میں کوئي اچھائي نہیں' وہ جہنمی ہے"_3

1_ بحارالانوار ، ج 73، ص 299

2_میزان الحکمة، ج 3، ص 155

3 _ میزان الحکمة ، ج 3، ص 154

20

دوسرا سبق:

نظم و ضبط

1)_اسلام میں نظم و ضبط کی اہميت

2)_نجی زندگی میں اس کی اہميت

الف) صفائي

ب)ستھرائي

3)_ معاشرتی زندگی میں اس کی اہميت

4)_عہدپیمان میں اس کی اہميت

5)_عبادات میں اس کی اہميت

6)_اخراجات میں اس کی اہميت

7)_محاذ جنگ اور عسکری امور میں اس کی اہميت

21

خدا نے ہر ايك چيز کونظم کی بنيا دپر خلق فرمايا ہي، اس بھری کائنات میں ہر چيز کا اپنا ايك مقام ہے اور اس کی مخصوص ذمہ داری ہي_

بقول ايك شاعر كے :

جہان چون خدوخال وچشم وابروست

كہ ہر چيزى بہ جاى خويش نيكوست

يعنى يہ كائنات شكل وصورت اور چشم وابرو كى مانند ہي' جس كى ہر ايك چيز اپنى اپنى جگہ پر نہايت ہى مناسب اور موزوں ہي_

1_ اسلام ميں نظم وضبط كى اہميت:

خدائے عالم وقادر نے اپنى پورى كائنات ميں محيّر العقول نظم كو جارى وسارى فرمايا ہے اور اس بات كو پسند كرتا ہے كہ بنى نوع انسان بھى اپنى نجى اور معاشرتى زندگى ميں نظم وضبط پيدا كريں_

22

اس نے آسمانى مذاہب كے ذريعے خصوصاً دين اسلام كے ذريعہ نظم وضبط كى اہميت بيان فرمائي ہے اور اس كى پابندى كا حكم ديا ہي_ ہم يہاں نظم وضبط سے متعلق كچھ اسلامى احكام بيان كرتے ہيں، اميد ہے كہ قارئين احكام الہى كو پيش نظر ركھ كر اپنى زندگى كو پورى طرح سنوار نے كى كوشش كريں گي_

2_ نجى اور فردى زندگى ميں نظم وضبط كى اہميت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کسی مسلمان کی فردی زندگی میں نظم وضبط کا تعلق' صحت وصفائي، لباس کی وضع و قطع ' سر اور چہرے کی اصلاح ' بالوں کو سنوارنا اور مسواك وغیرہ کرنے سے ہوتا ہي_
اختصار کے ساتھ ہم یہاں ان امور سے متعلق گفتگو کریں گي:

الف:___صفائي:

لباس ' بدن اور زندگی کے دوسرے امور میںپاکیزگی اور صفائي کے حوالے سے اسلام نے بہت زور دیا ہے _ چنانچہ رسالتمآب (ص) کا ارشاد ہي:
"خداوند عالم پاك و پاکیزہ ہے اور پاکیزگی ' طہارت اور صفائي کو دوست رکھتا ہي"_1

1_ میزان الحکمة ، ج 10، ص 92

دوسری جگہ فرمایا :
"جہاں تك ہوسکے اور جیسے بھی بن پڑي' پاك و پاکیزہ رہو کیونکہ اللہ تعالی نے اسلام کی بنیاد صفائي پر رکھی ہي' اور جنت میں سوائے صاف ستھرے شخص کے کوئي اور نہیں جا سکے گا"_1
امام رضا _ فرماتے ہیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"پاكيزگی كا شمار انبياء (ع) كے اخلا ق مينہوتا ہي"_2

ب:___ سنوارنا:

سر' بدن ' لباس اور جوتوں وغيره كو آراستہ اور صاف ركھنا' اسلام كا ايك اخلاقی دستور ہے _ اس كا تعلق ايك پكّے اور سچے مومن كی نجی زندگی كے نظم وضبط سے ہي_

اسلامی تعليمات كی رو سے ايك مسلمان كو اپنی وضع و قطع ميں پاكيزگی كا خيال ركھنے كے علاوه اپنے لباس اور جسمانی وضع و قطع كو بھی سنوارنا چاہئي_ بالوں ميں كنگھی ' دانتوں كی صفائي ' اور وقار اور ادب سے چلنا چاہئے _

ايك دن حضور سرور كائنات (ص) نے ايك بكھرے بالوں والے شخص كو ديكھا تو فرمايا :

"تمہيں كوئي چيز نہيں ملتی تھی كہ بالوں كوسنوار ليتي"_3

عباد بن كثير نے ' جو ايك ريا كار زاہد تھا اور كھردرا لباس پہنا كرتا تھا ' ايك دن

_1 ميزان الحكمة ، ج 10، ص 92

_2 بحارالانوار ، ج78، ص 335

_3 ميزان الحكمة، ج 10، ص 92

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس نے حضرت امام جعفر صادق علیه السلام پر اعتراض کیا کہ :
"آپ (ع) کے دو جد امجد "حضرت رسول خدا (ص) اور امیرالمومنین علیه السلام " تو کھردرا لباس پہنا کرتے تھي"_
تو امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا :
" وائے ہو تم پر کیا تم نے قرآن مجید کی وہ آیت نہیں پڑھی جس میں خداوند عالم نے اپنے پیغمبر (ص) کو حکم دیا ہے کہ :
"قُل مَن حَرَمَ زینة الله التی اخرج لعباده والطیّبات من الرزق"_1
"اے پیغمبر (ص) ان لوگوں سے پوچھئے کہ خدا کی زینت اور حلال رزق وروزی کو کہ جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے ' کس نے حرام کردیا ہي؟"_
وہ شخص اپنے اس فضول اعتراض پر نادم ہوا او رسرجھکا کر چلاگیا _2
آیت :"خُذوا زینتکم عند کلّ مسجد" _"ہر سجدہ کرنے کے وقت زینت کرلیا کرو"،اس آیت کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا :
"ان زینتوں میں سے ایك زینت ' نماز کے وقت بالوں مینکنگھی کرنا ہي"_(3)
حضرت امام جعفر صادق علیه السلام دانتوں کی صفائي کے بارے میں فرماتے ہیں:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"من اخلاق الانبياء (عليہم السلام)السَّواك "_4

1_سورہ اعراف ، آيت 32

2 _ فروع كافي، ج 6، ص 444 سے مفہوم حديث

3_ فروع كافي، ج 6، ص 489

4_ اصول كافى ج6 ص 459

25

"مسواك كرنا اخلاق انبياء ميں شامل ہي"_

حضرت على عليہ السلام نے مناسب جوتا پہننے كے بارے ميں فرمايا :

"اچھا جوتا پہننا اور بدن كى حفاظت و طہارت نماز كے لئے مددگار ہونے كا ايك ذريعہ ہي"_1

رسول خدا (ص) جب بھى گھر سے مسجد يا مسلمانوں كے اجتماع ميں تشريف لے جانا چاہتے تھے تو آئينہ ديكھتي' ريش اور بالوں كو سنوارتي' لباس كو ٹھيك كرتے اور عطر لگايا كرتے تھي' اور فرمايا كرتے تھے :

"خداوند عالم اس بات كو پسند فرماتا ہے كہ جب اس كا كوئي بندہ اپنے دينى بھائيوں كى ملاقات كے لئے گھر سے باہر نكلے تو خود كو بناسنوار كر باہر نكلي"_2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لہذا اگر اس حساب سے دیکھاجائے تو پریشان حالت' آلودگی اور بدنظمی دین اسلام کی مقدس نگاہوں میں نہایت ہی قابل مذمت او رموجب نفرت ہے ' اور رسول خدا (ص) کے ایك پیروکار مسلمان سے یہی توقع رکھی جانی چاہئے کہ وہ ہمیشہ بن سنور کر رہے گا اور خود کو معطر اور پاك وپاکیزہ رکھے گا_

3_ معاشرتی زندگی میں اس کی اہمیت:

سماجی امور اور دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے کے لئے انسان کی کامیابی کا راز اس بات مینمضمر ہے کہ وہ ایك مقرّرہ ومرتّبہ پروگرام کے تحت وقت

1_ فروع كافي، ج 6 _ ص 462

2 _ مكارم اخلاق ، ص 35_

سے صحیح فائدہ اٹھائے ' چاہے اس پروگرام کا تعلق اس کے کاموں سے ہو' جیسے مطالعہ کرنا اور کسی جگہ آنا جانا یا کسی سے ملاقات کیلئے جانا، بدنظمی اور بے ترتیبی سے وقت ضائع ہوتا ہے جبکہ ترتیب ونظم وضبط سے انسانی کوششوں کا اچھا نتیجہ نکلتا ہي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امور زندگی اور کاروبار میں نظم وضبط کی اس قدر اہمیت ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنی آخری وصیت میں کہ جو بستر شہادت پر ارشاد فرمائي ' اس بات پر زور دیا اور حسنین (ع) سے مخاطب ہوکر فرمایا :

"اُوصیکما وجمیع ا ہلی وَ ولدی ومَن بَلَغَہُ کتابی بتقوی اللہ ونظم امرکم "_1

"میں تم دونوں کو اور تمام افراد خاندان کو اور اپنی تمام اولاد کو اور جن لوگوں تك میری تحریر پہنچي' سب کو خدا کے تقوی اور امور میں نظم وضبط کی وصیت کرتا ہوں"_

حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے دن رات کے اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کرو:

1_ايك حصہ خدا کی عبادت اور اس کے ساتھ راز و نیازکے لئي_

2_ايك حصہ ذاتی کاموں اور ضروریات زندگی کے پورا کرنے کے لئي_

3_ايك حصہ دوست واحباب اور رشتہ داروں کے ساتھ ملنے جلنے اور ملاقات کے لئے _

4_اور ايك حصہ آرام و تفریح اور گھر میں اہل خانہ کے ساتھ رہنے کے لئي_2

1_ نہج البلاغہ (فیض الاسلام) خطبہ 157_ ص 977_

2 _ تحف العقول ص481_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4_عہدوپیمان میں اس کی اہمیت:

وہ امور کہ جہاں سختی کے ساتھ نظم وضبط کی رعایت کرنا چاہئي' عہدوپیمان اور اقرار ناموں کی پابندی ہي_ مثلاً قرض دینے ' قرض لینے اور دوسرے لین دین میں تحریری سند کا ہونا ضروری ہي_ تاکہ بعد میں کسی قسم کی کوئي مشکل پیدا نہ ہونے پائے اور ایسا کرنے سے مشکلات کا راستہ بند اور اختلاف کی راہیں مسدود ہوجائیں_ یہ عہدوپیمان اور لین دین کے بارے میں ایك طرح کا نظم وضبط ہي_

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے :

"ایے ایمان لانے والو جب تم ایك مقررہ مدت کے لئے قرضہ لیتے یا دیتے ہو تو اسے لکھ لیا کرو' اور یہ تحریر ایك عادل شخص تمہارے لئے لکھي' اور اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور تمہیں کوئي لکھنے والا نہ ملے تو اسے گروی کی صورت لے لیا کرو "_1

ایك اور آیت میں ارشاد ہوتا ہے :

"اَوفوا بالعَہد انَّ العَہد کانَ مسئولاً"_2

"عہد کو پورا کرو 'کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا"_

پیغمبر اسلام (ص) نے وعدہ کی پابندی کو قیامت کے اوپر عقیدہ رکھنے سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تعبیر فرمایا ہي_ چنانچہ ارشاد ہي:

1_ سورہ بقرہ آيت 282_ 283

2 _ سورہ بنی اسرائیل _ آیت 34

28 "مَن كان يؤمن بالله واليوم الآخرة فليف إذا وَعَدَ"_1

"جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہئي"_

ايك واضح پيمان مقررّ کرنے سے بہت سے اختلافات کا سدّ باب ہوسکتا ہي_ اور اس پر صحيح طريقہ سے عملدرآمد لوگوں کی محبت اور اعتماد حاصل کرنے کا موجب بن جاتا ہے _ چنانچہ روایت ہے کہ ايك دن حضرت امام علی ابن موسی الرضا عليه السلام نے دیکھا کہ آپ (ع) کے ملازمين ميں ايك اجنبی شخص کام کر رہا ہي' جب آپ (ع) نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو بتا یا گیا کہ اسے اس لئے لے آئے ہیں تاکہ ہمارا ہاتھ بٹاسکي_ امام (ع) نے پوچھا: کیا تم نے اس کی اجرت بھی طے کی تھي؟ کہا گیا کہ نہیں_ امام (ع) سخت ناراض ہوئے اور ان کے اس عمل کو ناپسند فرماتے ہوئے کہا : "میں نے بارہا کہا ہے کہ جب تم کسی کو مزدوری کے لئے لاتے ہو تو پہلے اس سے اجرت طے کرلیا کرو' ورنہ آخر میں تم اسے جس قدر بھی مزدوری

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوگے وہ خيال کرے گا کہ اسے حق سے کم ملا ہي' ليکن اگر طے کرلوگے اور آخر مينطے شدہ اجرت سے جتنا بھی زيادہ دوگے خوش ہوجائے گا اور سمجھے گا کہ تم نے اس کے ساتھ محبت کی ہي"_2
بات پر قائم رہنا اور وعدہ وفائي انبياء اور اولياء خدا کا شيوہ ہي، ان کے پيروکاروں کو اس سلسلے ميں ان کی اقتدا کرنی چاہئي_

1_ کافي_ ج 2_ ص 364

2_ بحارالانوار _ ج 49_ ص 106

29

5_ عبادت ميں اس کی اہميت:

عبادت ميں بھی نظم وضبط کا اہتمام کرنا چاہئے اور وہ يوں کہ ہر عبادت کو بروقت اور بموقع بجالائيں' نماز کو اس کے اول وقت ميں اور جماعت کے ساتھ ادا کريں' ماہ رمضان ميں روزے رکھيں' اگر سفر يا بيماری کی وجہ سے کوئي روزہ قضا ہوجائے تو اس کی قضا کريں ' خمس وزکوة ادا کريں' اور عبادت ميں افراط وتفريط سے اجتناب کريں بلکہعبادت ميں اعتدال کو ملحوظ رکھنا چاہئي' کيونکہ اعتدال پسندی عبادت ميں مفيد ہي_
عبادت اور مستحب امور ميں افراط سے کام لينے سے بسا اوقات انسان اکتا

جاتا ہي' جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ اجتماعی سرگرمیوں سے محروم رہتا ہے بلکہ کبھی تو اس کا یہ عمل بجائے باعث ثواب کے عذاب کا باعث بن جاتا ہے ' جیسے دعا یا نوحہ خوانی کرنا یا کوئي اور مستحب عمل کہ رات گئے تك لائوڈ اسپیکر پر پڑھتا رہے 'ظاہر ہے اس سے ہمسایوں یا بیماروں کو تکلیف ہوتی ہي_

مستحب عبادت اس وقت مفید اور کار آمد ہوتی ہے جب وہ رضا ورغبت اور شوق و محبت کے ساتھ انجام دی جائے _ اُس مسلمان کی داستان مشہور ہے کہ جس نے اپنے غیر مسلم ہمسائے کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی ' جب اس کا وہ ہمسایہ مسلمان ہوگیا تو وہ اسے مسجد لے گیا اور صبح سے لیکر مغرب تك مسجد میں نماز ودعائیں پڑھتا رہا ' قران کی تلاوت کرتا رہا ، غرض اسے صبح سے شام تك ان امور میں مصروف رکھا_

30

چنانچہ جب وہ دوسرے دن اس کے پاس گیا کہ اسے عبادت کے لئے اپنے ہمراہ مسجد لے چلے تو اس نے ساتھ چلنے سے صاف انکار کردیا اور کہا : "میرے یہاں بیوی بچے بھی ہیں' ان کے اخراجات کے لئے بھی کچھ کرنا ہي' مجھے ایسا دین قبول نہیں جائو اپنی راہ لو_،،

6_ اخراجات میناس کی اہمیّت:

روٹي' كپڑے اور زندگى كے دوسرے اخراجات' جو كہ بيت المال يا ديگر اموال سے پورے ہوتے ہيں ان ميں اعتدال سے كام لينا چاہئے نہ افراط سے كام لياجائے اور نہ ہى بخل و مشكلات ميں پڑنا چاہئي_ اخراجات ميں نظم وضبط كا مطلب يہ ہے كہ آمد وخرچ ميں ماشہ، گرام كا حساب ركھاجائي، پيداوار اور اخراجات ميں توازن ركھاجائے اور اخراجات ميں اسراف اور فضول خرچى بد نظمى ہے كہ اس سے انسان مفلس اور نادار ہوجاتا ہي_

قرآن مجيد فضول خرچى اور بے حساب خرچ كرنے كى مذمت كرتا ہے اور فضول خرچ انسان كو شيطان كا بھائي قرار ديتاہے "ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين"_1

فردى اور نجى زندگى ميں بھى اخراجات ميں تعادل ركھنا چاہئے ،اسى طرح حكومت اور مسلمانوں كے بيت المال ميں بھى ميانہ روى اختيار كرنا چاہئي، معاشرہ ميں وہى حكومت كامياب ہوتى ہے كہ جس كے مال و منصوبے نظم وضبط پر مبنى ہوتے ہيں_ اخراجات ميں اعتدال ، يعنى بجلى ، پانى ، پھل ، لباس اور كھانے پينے كى چيزوں كو

1_سوره بنى اسرائيل _ آيت 27

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بے مقصد صرف کرنے سے اجتناب کرنا ، تاکہ انسان اپنے آپ اور معاشرہ کو خود کفیل بنا دے اور دوسرں سے بے نیاز ہو جائے _

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب (ع) بیت المال سے خرچ کرنے کے بارے میں اپنے کارکنوں کو ہدایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"قلم کی نوك کو باریك اور سطروں کے فاصلے کو کم کرو اضافی آداب والقاب کو حذف کرو ، اپنے مطالب کو خلاصہ کو طور پر تحریر کیا کرو اور فضول خرچی سے دور رہو کہ مسلمانوں کا بیت المال اس قسم کے اخرجات کا متحمل نہیں ہو سکتا _،،1

7_محاذ جنگ اور عسکری امور میں نظم وضبط کی اہمیّت :

خاص طور پر جنگ ، جنگی آپریشن ، میدان جنگ اور عسکری امور میں نظم وضبط کو ملحوظ رکھنا خصوصی اہمیّت کا حاصل ہے _

واضح رہے ، جنگ میں مجاہدین کی کامیابی کا دار ومدار اپنے کمانڈروں کی حکمت عملی اور جنگی تدابیر پر پختہ یقین اور راستح عقیدہ کے بعد ان کی اطاعت اور عسکری امور کے نظم وضبط پر ہے _

خدا وند عالم ،قرآن مجید میں فرماتا ہے :

" انَّ اللہ یحبّ: الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص ،، 2

1_ بحارالانوار _ ج 41_ ص 105

2_ سورہ وصف _ آیت 4

32

"یقینا خداوند عالم ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں یوں منظم طریقہ سے صف باندھ کر لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائي ہوئي دیوار ہوتی ہے _''

جنگ کے دوران ، حملہ کے وقت ، پیچھے ہٹنے کے موقع پر اور آرام کے وقت نظم وضبط کا مظاہرہ فتح اور کامیابی کی علامت ہے _ جب کہ گربڑ ، سر کشی اور بدنظمی بعض اوقات جیتی ہوئي جنگ کو شکست مینتبدیل کر دیتی ہے _

حضرت رسو ل اکرم (ص) حملہ کا حکم دینے سے پہلے تمام فوجیوں کی صفیں درست کرتے تھے ، ہر شخص کا فریضہ مقرر فرماتے تھے اور نافرمانی پر تنبیہ اور سرزنش فرماتے تھے _1

جنگ میں کمانڈر کی اطاعت اور عسکری قوانین کی پابندی زبردست اہمیّت اور حسّاس ذمہ داری کی حامل ہوتی ہے _کمانڈر کے احکام کا احترام ،اپنے اپنے محاذ پر ڈٹے رہنا ، خودرائي اور جذباقی طرز فکر سے اجتناب ، کامیابی کا ضامن ہوتا ہے _

تاريخ ميں بہت سے ايسے واقعات بھی ملتے ہيں کہ بدنظمي، بے ضابطگی اور قوانين کی خلاف ورزی کی وجہ سے جيتی ہوئي جنگيں شکست ميں تبديل ہوئي ہيں اور دشمن کے غالب آجانے کا سبب بن گئيں ہيں _ چنانچہ جنگ اُحُد مينبی (ص) نے کچھ مسلمان جنگجووًں کو عبداللہ ابن جبُير کی سر کردگی ميں ايك پہا ڑی درّے پر متعين فرمايا، جنگ کے شروع ہو جانے کے بعد سپاہ اسلام کی سرفروشانہ جنگ سے دشمن کے پاوّں اکھڑ گئے اور لشکر اسلام آخری کاميابی کی حدود تك پہنچ گيا اور دشمنان اسلام

1_تاريخ پيامبر اسلام (ص) _ ص 239(مولف ڈاکٹر آيتي)

شکست کھا کر بھاگنے لگے تو درّے پر متعين افراد نے کاميابی کی صورت حال ديکھ کر رسول خدا (ص) کے فرمان کو فراموش کر ديا اوراپنے مورچوں کو چھوڑ کر نيچے اتر آئے اور مال غنيمت جمع کرنے لگے ، اس بدنظمی اور رسول خدا(ص) کے عسکری فرمان کی خلاف ورزی کی وجہ سے دشمن کے شکست خوردہ لشکر نے مسلمانوں کی غفلت سے فائدہ اٹھايا اور پہاڑ کے حسّاس درّے کو خالی پاکر سپاہ اسلام پر حملہ ور ہو گيا، آخر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں اس بد نظمی اور کمانڈر کے حکم کی خلاف ورزی کے سبب مسلمانوں کو زبردست شکست کا منہ دیکھنا پڑا اور سنگین جانی نقصان بھی اٹھانا پڑا _ 1

محاذ جنگ ذمّہ دار افسران کے احکام کی پابندے نہایت ضروری ہے :

محاذ جنگ پر کسی ڈیوٹی پر متعین ہونے ، کسی یونٹ میں منتقل ہونے ، چھٹی پر جانے ، کسی پروگرام میں پرجوش شرکت ، غرض تمام امور میں ذمہ دار افسران کے احکام وآرا ء کی پابندی ضروری ہوتی ہے _ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

" مومن وہ لوگ ہیں جو خدا اور اس کے رسول(ص) پر ایمان لائے اور جب کسی اہم اور جامع کام(جنگ)میں پیغمبر اکرم(ص) کے ہمراہ ہوتے ہیں تو ان کی اجازت کے بغیر کہیں نہیں جاتے ،اجازت حاصل کرنے والے ہی صیحح معنوں میں خدا اور اس کے رسول(ص) پر ایمان رکھتے ہیں ، پس جب بھی وہ اپنے بعض کاموں کے لئے آپ(ع) سے اجازت طلب کریں ، تو آپ(ع) جسے

1_مزید تفصیل کے لئے کتاب فروغ ابدیت _ ج 2_ ص 466 کا مطالعہ کیاجائے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چاہیں اجازت عطا فرمائیں ،، _ 1
اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ چھٹی پر جانا بھی پیغمبر(ع) کی اجازت پر موقوف ہے _

ہماری دعا ہے کہ راہ خدا میں مسلسل جّدوجہد کرنے والے اور فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے مجاہدین اسلام ایك محکم و مضبوط صف میں اور مستحکم نظم و ضبط کے تحت متحّدو متّفق ہو کر دشمنان حق اور پیروان شیطان پر غالب آجائیں آمین_،،

1_سورہ نور _ آیت 62

آداب معاشرت

35

تیسرا سبق :

سچ اور جھوٹ

(1) ....سچ اور جھوٹ کیا ہیں؟
(2) ....سچائي انبیائ(ص) کے مقاصد میں سے ایك ہي
(3) ....جھوٹ کی وجوہات
(4) ....جھوٹ کیوں بولاجاتا ہے ؟

(5) .... جھوٹ کا علاج

36

(1) ....سچ اور جھوٹ کیا ہیں ؟

" سچ ،،ایك نہایت بہترین اور قابل تعریف صفت ہے کہ جس سے مو من کو آراستہ ہونا چاہئے _ راست گوئي انسان کے عظیم شخصیت ہونے کی علامت ہے _

جب کہ " جھوٹ بولنا،، اس کے پست ، ذلیل اور حقیر ہونے کی نشانی ہے ، جس سے ہر مو من کو پرہیز کرنا چاہئے _

احادیث میں " سچ ،، اور "جھوٹ ،،کو کسی انسان کے پہچاننے کا معیار قرار دیا گیا ہے _ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں :

" کسی انسان کے اچھّے یا برے ہونے کی پہچان اس کے رکوع اور سجود کو طول دینے سے نہیں ہوتی ، اور نہ ہی تم اس کے رکوع اور سجود کے طولانی ہونے کو دیکھو ،کیونکہ ممکن ہے ایسا کرنا اس کی عادت بن چکا ہو کہ جسکے چھوڑنے سے اسے وحشت ہوتی ہے ، بلکہ تم اس کے سچ بولنے اور امانتوں

37

کے ادا کرنے کو دیکھو ،، _ 1
سچّے انسان کا ظاہر پر سکون اور باطن مطمئن ہوتا ہي، جب کہ جھوٹا آدمی ہمیشہ ظاہری طور پرپریشان اور باطنی طور پراضطراب و تشویش میں مبتلا رہتا ہي_ حضرت امیرالمومنین (ع) فرماتے ہیں :
" کوئي شخص بھی اپنے دل میں کوئي راز نہیں چھپاتا ، مگر یہ کہ وہ اس کی بے ربط باتوں اور چہرے کے رنگ سے ظاہر ہو جاتا ہے (جیسے چہرے کی زردی خوف کے علامت اور سرخی شرمندگی کی نشانی ہے) ،، _2
ایك شخص بہت سامان لیکر چند ساتھیوں سے ساتھ سفر پر گیا ہوا تھا ، اس کے ساتھیوں نے اسے قتل کر کے اس کے مال پر قبضہ کر لیا ، جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے کہ وہ سفر کے دوران فوت ہو گیا ،انہوں نے آپس میں یہ طے کر لیا تھا کہ اگر کوئي ان سے اس کی موت کا سبب پوچھے تو سب یہی کہیں گے کہ وہ بیمار ہو گیا تھا اور اس بیماری میں وہ فوت ہو گیا _
...
اس شخص کے ورثاء نے حضرت علی علیہ السلّام کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضرت علی علیه السلام نے تفتیش کے دوران سے دریافت فرمایا کہ تمہارے ساتھی کی موت کس دن اور کس وقت واقع ہوئي ؟ ،اسے کس نے غسل دیا ؟ ،کس نے پہنایا؟اور کس نے نماز جنازہ پڑھائي ؟ _ ہر ایك سے بطور جدا گانہ سوالات کئے ، اور ہر ایك نے ایك دوسرے کے برعکس جواب دیا
_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1_ سفينة البحار_ ج 2_ ص18

2_ نہج البلاغہ _ حكمت 25

امام _ نے بلند آواز سے تكبير كہى اور تفتيش كو مكمل كر ليا ، اس طرح سے اُن كے جھوٹ كا پردہ فاش ہو گيا اور معلوم ہو گيا كہ ساتھيوں ہى نے اسے قتل كياتھا اور اس كے مال پر قبضہ كر ليا تھا _1

(2) ...سچّائي انبياء (ع) كے مقاصد ميں سے ايك ہے :

لوگوں كو سچّائي اور امانت دارى كے راستوں پر ہدايت كرنا، اور جھوٹ اور خيانت سے ان كو باز ركھنا تمام انبياء (ع) الٰہى كى بعثت كے مقاصد ميں سے ايك مقصد رہا ہے _ جيسا كہ حضرت امام جعفر صاد ق(ع) فرماتے ہيں :

" ان الله لم يبعث نبيا الا بصدق الحد يث وَاَدَائ الأَمَانة ،، _ 2

" خداوند عالم نے كسى نبى كو نہيں بھيجا مگر دو نيك اور پسنديده اخلاق كے ساتھ ، ايك تو سچ بولنا اور دوسرے امانتوں كى ادائيگى ہے _،،

حضرت على عليہ السلاّم فرماتے ہيں :

" لايجدُ عبد حقيقة الايمان حتّى يدع الكذبَ جدَّه وهزلہ"_ 3

"كوئي بندہ ايمان كى حقيقت كو اس وقت تك نہيں پاسكتا ، جب تك كہ وہ جھوٹ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بولنا نہ چھوڑ دے ، چاہے وہ واقعاً جھوٹ ہو یا مذاق سے جھوٹ ہو_،،

1_قضاوتہای حضرت علی علیه السلام

2 _ سفینة البحار_ ج 6_ ص 218

3_سفینة البحار _ ج 2_ ص 473

(3) جھوٹ کے اثرات :

الف: ... جھوٹ ، انسان کی شرافت اور اس کی شخصیت کے منافی ہے ، یہ انسان کو ذلیل کر دیتا ہے ، جناب امیرالمؤمنین علیہ السلاّم فرماتے ہیں :

" الکذبُ وَالخیانة لیسا من اخلاق الکرام _،، 1

ترجمعہ :" جھوٹ اور خیانت شریف لوگوں کا شیوہ نہیں ہے _،،

:::ً ب: ...... جھوٹ ، ایمان کو برباد کر دیتا ہے _

حضرت امام محمد باقر علیہ السلاّم فرماتے ہے :

"انَّ الکذب ہوخراب الایمان _،، 2

"جھوٹ ایمان کی تباہی کا موجب بنتا ہے _ ،،

ج: ...... جھوٹ دوسرے گناہوں کا سبب بنتا ہے _ جبکہ سچّائي بہت سے گناہوں میں رکاوٹ بنتی ہے _ جھوٹ بولنے والا کسی گناہ کے ارتکاب سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نہيں ہچكتا ، اور ہر قسم كى قيد و بند كو توڑ ڈالتا ہے اور جھوٹ سے ان تمام گناہوں كا انكار كر ديتا ہے _

حضرت امام محمد باقر عليه السلام فرماتے ہيں :

" خداوند عالم نے تمام برائيوں كو ايك جگہ قرار ديا ہے اور اس كى چابى شراب ہے _ ليكن جھوٹ شراب سے بھى بدتر ہے _'' 3

1_ شرح غررالحكم_ ج 7_ص 343

2_ اصول كافى _ (مترجم)_ ج _2 ص 339

3_ سفينة البحار _ ج 2_ ص 473

د: ...... جھوٹ ، كفر سے قريب ہے _

ايك شخص نے رسول خدا(ص) كى خدمت ميں حاضر ہو كر سوال كيا كہ جہنّمى كون سے جرم كى وجہ سے زيادہ جہنّم ميں جائيں گے ؟ ، حضور(ص) نے ارشاد فرمايا :

" جھوٹ كى وجہ سے ، كيونكہ جھوٹ انسان كو فسق و فجور اور ہتك حرمت كى طرف لے جاتا ہے ، فسق و فجور كفر كى طرف اور كفر جہنّم كى طرف لے جاتا ہے _''1

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھ: ......جھوٹ بولنے والے پر کوئي اعتماد نہيں کرتا ، جھوٹ بولنے سے انسان کی شخصیّت کا اعتبار ختم ہو جاتا ہے ، اور دروغگوئي کی صفت اس کے بے آبرو ہو جانے کا سبب بن جاتی ہے _ جھوٹے چروا ہے کی داستان آپ نے کتابوں میں پڑھی ہو گی کہ جس نے دروغ گوئي سے شير آيا ، شير آيا،،چلا چلاکر اپنا اعتماد کھو دیا تھا ، چنانچہ ايك دن وہ ايك واقعی شير کا شکار ہو گیا _

حضرت امير المومنين عليہ السلّام فرماتے ہيں :

"جو شخص جھوٹا مشہور ہو جائے لوگوں کا اعتماد اس سے اٹھ جاتا ہے _،، 2

" جو جس قدر زیادہ جھوٹا ہو گا ، اسی قدر زیادہ ناقابل اعتماد ہو گا _،، 3

ي: ...... " دروغ گورا حاقظہ نباشد ،، والی ضرب المثل صحيح ہے ،کیونکہ وہ ہميشہ حقيقت کے خلاف بات کرتا ہي، متعدد نشستوں میں مختلف قسم کے جھوٹ بولتا ہي، جو ايك دوسرے کے برعکس ہوتے ہيں _

1_ مستدرك الوسائل ج2 ص 101

2_ شرح غررالحكم_ ج 7_ ص 245

3_ اصول کافی (مترجم) _ ج 4 _ ص 38

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلّام فرماتے ہیں :

" نسیان اور بھول چوك ایك ایسی چیز ہے کہ جو خدا جھوٹوں کے دامن میں ڈال دیتا ہے _،،1

(4) ......جھوٹ کی وجوہات :

ہر ایك گناہ اور برا کام ان اسباب وعلل کی وجہ سے سر زد ہوتا ہے جو کہ انسان کے اندر ہی اندر پروان چڑھتے رہتے ہیں ، لہذا گناہوں کا مقابلہ کر کے ان اسباب و علل کا خاتمہ کر دینا چاہئے _ جھوٹ ایك ایسی بری عادت ہے کہ جس کے کئي اسباب بتائے گئے ہیں ، جنہیں ہم ذیل میں اختصار کے ساتھ ذکر کر رہے ہیں :

الف: ...... احساس کمتري:

بعض لوگ چونکہ اپنے آپ میں اپنی اہمیت یا کوئي خاص ہنر نہیں پاتي، لہذا کچھ جھوٹی اور بے سروپا باتوں کو جوڑ کر لوگوں کے سامنے اپنی اس کمی کی تلافی کرتے ہیں اور اپنے آپ کومعاشرہ کی ایك اعلی شخصیت ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ رسول خدا (ص) فرماتے ہیں :

"جھوٹا شخص ' احساس کمتری کی وجہ سے ہی جھوٹ بولتا ہي"_

ب: ...... سزا اور جرمانہ سے بچنے کیلئے :کچھ لوگ سزا کے خوف سے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں اور اس طرح وہ یا تو سرے ہی سے جرم کا انکار کردیتے ہیں یا پھر اپنے جرم کی توجیہہ میں غلط بیانی کرتے ہیں اور اپنے جرم کا اقرار کرنے پر قطعاً آمادہ نہیں ہوتے اور جرم کی سزا بھگتنے یا جرمانہ ادا

کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتي_

ج: ...... منافقت اور دوغلی پالیسي_

منافق اور دوغلے لوگ خوشامد اور چاپلوسی کے پردے میں جھوٹ بول بول کر ایسی حرکتوں کے مرتکب ہوجاتے ہیں جن کے ذریعے وہ معاشرے کے افراد کی توجہ اپنی طرف مبذول کرکے اپنے ناپاك عزائم کو پورا کرلیتے ہیں_

خداوند عالم نے سورہ بقرہ کے اوائل میں اس طریقہ کار کو منافقین کی صفت قرار دیا ہے اور فرمایا ہي:

" واذ القو الذين امنوا قالوا امنا واذا خلوا إلى شياطينہم قالو انا معكم انما نحن مستهزئون"_1

"جب منافقین' مومنین سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں' اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب اپنے شیطان صفت لوگوں سے تنہائي میں ملاقات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں' ہم تو (مومنین کے ساتھ) ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں"_

د: ...... ایمان کا فقدان:
قران مجید اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ دروغگوئي کی ایك بنیادی وجہ ایمان کا کلی طور پر فقدان یا ایمان کی کمزوری ہي_ قرآن مجید میں ارشاد ہي:

"انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بایات اللہ و اولئك ہم الکاذبون"_1

1_ سورہ بقرہ_ آیت 14

2_ سورہ نحل_آیت 105

"جھوٹ تو صرف وہی لوگ گھڑتے ہیں جو خدا کی آیات پر ایمان نہیں رکھتي' اور یہی لوگ ہی جھوٹے ہیں"_

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں :

" کثرة الکذب تفسدالدین"_1

5_جھوٹ کا علاج:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اجمالی طور پر جھوٹ کے اسباب کو اوپر بیان کردیا گیا ہے _ اختصار کے ساتھ اس کا علاج بھی قلم بند کرر ہے ہیں:

الف : ...... احساس کمتری کو دور کیا جائي_

ب: ...... شجاعت وجوانمردی کی صفت کو تقویت دی جائے تاکہ بے خوف وخطر اور بغیر جھوٹ کا سہارا لئے حقائق اور واقعات کو کسی کم وبیشی کے بغیر بیان کرسکي' اور اگر کبھی اس کے نتیجے میں جرمانہ یا سزا ہوئي تو اسے خندہ پیشانی سے قبو ل کرلیاجائے _

ج: ...... دوغلی پالیسی اور منافافقت کا علاج کیاجائے جو کہ جھوٹ کی اصلی وجہ ہي_

د: ...... اپنے اندر ایمان اور تقوی کے درجات کو بلند سے بلندتر کیاجائے ' کیونکہ ایمان اور تقوی کا درجہ جس قدر بلند تر ہوگا' جھوٹ اور بری عادتوں سے اسی قدر جان چھوٹ جائے گي_

1_ شرح غررالحکم _ ج 7 _ ص 344

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھ: ......قرآن مجید کی ان آیات اور احادیث معصومین (ع) کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کیاجائے اور ان میں خوب غور وخوض کیاجائے کہ جو جھوٹ کی مذمّت میں وارد ہوئي ہیں اور اسے ہلاکت اور بدبختی کا موجب قرار دیتی ہیں_

و: ...... اس بات کو مدّنظر رکھاجائے کہ جھوٹے انسان کی قدرو قیمت معاشرے میں گرجاتی ہي، کوئي شخص اس کی باتوں پر عتماد نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا احترام کرتاہي_

ي: ...... ایسی آیات اور روایات میں خوب غورفکر کیاجائے جو صدق و سچّائي کی مدح کرتی ہیں، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایك صحابی سے فرمایا:
"غور کروکہ حضرت علی _ کو کن وجوہات کی بنا پر پیغمبر اکرم (ص) کے ہاناس قدر قرب اور مقام ومنزلت حاصل ہوئي ' تم بھی وہی کام کرو 'یقینا علی _ سچّائي اور ایمانداری کی بناء پر آنحضرت (ص) سے اس قدر قریب ہوئے تھي"_1

1_ جامع السعادات_ ج 2_ ص 334

آداب معاشرت

45

چوتھا سبق:

ناروا گفتگو اور بدكلامي

1)__________ تمہيد

2)__________امام صادق عليه السلام كا بدزبان شخص سے قطع رابطہ

3)__________بدكلامى كا انجام

4)__________ معصوم پيشوائوں كے كردار

5)__________ بدكلامى كا علاج

46

1) ... ... تمہيد:

زبان' انسانى جسم كا ايك چھوٹا سا جز و ہي_ اگر اس چھوٹے سے جزو كى تربيت نہ كى جائے تو يہ بڑے بڑے گناہوں كا موجب بنے گا_ علماء علم اخلاق نے زبان كے حوالے سے تقريباً بيس گناہ تحرير كئے ہيں_

حضرت امیرالمومنین علیه السلام فرماتے ہیں :
"صلاَح الإنسان فی حَبس اللّسان"_1
"انسان کی بہتری اس کی زبان کی حفاظت میں ہے "_
زبان انسان کی شخصیت اور اس کے کمال کا آئینہ دار ہي، زیرك اور ذی شعور انسان لوگوں کو چند باتوں کے ذریعہ پہچان لیتے ہیں_ بقول شیخ سعدي:

1_ ...میزان الحکمة ، ج 8، ص 499

تا مرد سخن نگفتہ باشد،
عیب وہنرش نہفتہ باشد،

جب تك انسان بات نہ کري' اس کے عیب اور ہنر چھپے رہتے ہیں "_
اچھی بات اور مفید گفتگو، متکلم کی پاك طینت اور باطنی پاکیزگی کی علامت ہوتی ہي_ ناشائستہ اور بیہودہ گفتگو متکلم کے آلودہ باطن کی نشانی ہي_
حضرت امیرالمومنین علیه السلام فرماتے ہیں :
"سنَّة اللّئام قُبح الکلام"_

"کمینہ اور پست فطرت لوگوں کا شیوہ بد کلامی ہوتا ہي"_

2) ...... امام صادق علیہ السلام کا بدزبان شخص سے قطع رابطہ :

ايك شخص اكثر اوقات حضرت امام جعفر صادق _ كی خدمت ميں رہتا تھا يہاں تك كہ وہ حضرت (ع) كے ساتھ ہميشہ رہنے كی بنا پر خاصی شہرت حاصل كرچكا تھا، چنانچہ ايك دن وہ آپ (ع) كے ساتھ جوتا فروشوں كی بازار سے گزر رہا تھا اور اس كا غلام بھی اس كے پيچھے پيچھے چل رہا تھا ، اس شخص نے پيچھے مڑ كر غلام كو ديكھا تو وہ اسے نظر نہ آيا ' چند قدم چل كر اس نے پھر اسے ديكھا پھر بھی نظر نہ آيا' تيسری مرتبہ اسے غلام كی اس حركت پر غصہ آگيا كہ وہ اس قدر پيچھے كيوں رہ گيا ہي' غلام كو پيچھے رہنے كی جرا ت كيسے ہوئي، جب چوتھی مرتبہ اس نے مڑكرديكھا تو وہ نظر آگيا _ وہ شخص اپنے جذبات پر قابو نہ ركھ سكا اور غلام كو ماں كی گالی دے كر كہا كہ : ... تو كہاں تھا؟ حضرت امام جعفر صادق عليہ السلام نے اس كی بد زبانی كو ديكھ كر اپنا ہاتھ زور سے

پيشانی پر مارا اورفرمايا:

"سبحان اللہ تم اپنے غلام كو گالی دے رہے ہو؟ اور اس كی ماں كو برائي سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یاد کر رہے ہو؟ میں تو سمجھتا تھا کہ تم متّقی انسان ہو' اب معلوم ہو اکہ تمہارے اندر تقوی نہیں ہي"_

وہ شخص اپنی اس بد زبانی کی توجیہہ کرتے ہوئے عرض کرنے لگا : " فرزند رسول (ص) ' اس غلام کی ماں سندھی ہے اور آپ (ع) جانتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں" _ حضرت (ع) نے فرمایا کہ : اس کی ماں کافرتھي' سوتھی ہر قوم اور ملت کے اپنے قوانین اور اپنے مذہب کے طور طریقے ہوتے ہیں' جن کے تحت وہ ازدواجی امور انجام دیتے ہیں ، اس لحاظ سے ان کا یہ عمل زنا نہیں ہوتا اور ان کی اولاد "ولدالزّنا" نہیں کہلاتي" ، اس کے بعد فرمایا :

"اب تم مجھ سے دور ہوجائو"_

پھر اس شخص کو کسی نے آپ (ع) کے ساتھ کبھی نہ دیکھا _ 1

3) ... ... بدکلامی کا انجام:

اب ہم مختصر طور پر بد زبانی کے بُرے انجام کے بارے میں کچھ باتیں عرض کرتے ہیں:

الف: ... ... بدزبانی انسان کو خدا کے نزديك بے قدروقیمت بنادیتی ہے اور اس کے اور خدا کے درمیان جدائي ڈال دیتی ہي_

1_ اصول كافى (مترجم) _ ج 4، ص 15_

49

حضرت امام محمد باقر عليه السلام فرماتے ہيں :

"انَّ الله يَبغَضُ الفَاحش المتَفحش"_1

"خداوند عالم گالى گلوچ بكنے والے كو دشمن ركھتا ہے "_

ب: ... ... بدزبان شخص كى دعا قبول نہيں ہوتي_

امام جعفر صادق عليه السلام فرماتے ہيں كہ بنى اسرائيل ميں ايك شخص جو تين سال تك الله كى بارگاہ ميں گڑ گڑا كر دعا مانگا كرتا تھا كہ خدا اسے اولاد نرينہ سے نوازي' ليكن جب اس كى دعا قبول نہ ہوئي تو وہ بہت ہى افسردہ خاطر ہوا_ آخر كار اس نے خواب ديكھا كہ كوئي شخص اسے كہہ رہا ہے كہ تم تين سال سے خدا كو بُرى اور آلودہ زبان سے پكار رہے ہو ' اور پھر اس بات كى توقع ركھتے ہو كہ خدا تمہارى آرزوؤں كو پورا كرے ؟ جائو پہلے زبان كو ان آلودگيوں سے پاك كرو پھر دعا مانگو تاكہ خدا كے نزديك ہوجاؤ اور وہ تمہارى دعائوں كو قبول كري_

امام عليه السلام نے فرمايا :

"اس شخص نے انسان كى راہنمائي پر عمل كيا اور دعا مانگى ' لہذا خدا نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسے فرزند عطا کیا"_2

ج: ... ... بدزبان شخص پر جنت حرام ہي_ رسول خدا (ص) فرماتے ہيں : "خداوند عالم نے جنت کو ہر اُس بدزبان اور بيہودہ بکنے والے شخص پر حرام کرديا ہے جسے اس بات کی پرواہ نہيں ہوتی کہ وہ کيا بك رہا ہے اور

_1 ميزان الحكمة ' ج 8، ص 15

_2 اصول كافى (مترجم) _ ج 4، ص 16

لوگ اس کے بارے ميں کيا کہتے ہيں"_1

د: ... ... بدزباني' نفاق کی علامت ہي_

حضرت امام جعفر صادق عليه السلام فرماتے ہيں : "گالی گلوچ ' بدزبانی اور بيہودہ گوئي نفاق کی ايك علامت ہي"_ 2

ھ: ... ... بدزبان شخص کا شمار' بدترين لوگوں ميں ہوتا ہي_

رسول اکرم (ص) فرماتے ہيں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"خدا کی بدترین مخلوق مینسے ایك ' بد زبان شخص بھی ہي' جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کے ساتھ میل جول کو پسند نہیں کرتي"_ 3

و: ... ... بدزبانی کی وجہ سے انسان کی زندگی سے برکت اٹھ جاتی ہے اور وہ تباہ وبرباد ہوجاتاہي_

امام معصوم علیہ السلام فرماتے ہیں :

"مَن فَحشَ علی ا خیہ المسلم نَزَعَ اللہ منہ بَرکةَ رزقہ و وَکَلَہُ الی نفسہ وَ اَفسَدَ علیہ مَعیشتہ'_4

"جو شخص اپنے مسلمان بھائي کو گالی دیتا ہي' خداوند متعال اس کے رزق وروزی سے برکت اٹھالیتاہي' اور اسے اس کے نفس کے سپرد کردیتا ہے اور اس کی زندگی کو تباہ کردیتا ہي"_

1_ میزان الحکمة (مترجم) ، ج 4، ص 16

2_ اصول کافی (مترجم)_ ج 4، ص 17

3_ اصول کافی _ ج 4، ص 17

4_ وسائل الشیعہ ، ج 11_ص 328

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4) ... ... معصوم پیشوائوں (ع) کے کردار:

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ پیغمبر خدا (ص) اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے عظیم کردار اور رفتار کو اپنا اخلاقی نمونہ قرار دے _ محمد (ص) وآل محمد (ص) نے اپنی تمام عمر میننہ صرف کبھی کسی کو ناسزا نہیں کہا ' بلکہ اپنے بزرگوارانہ طرز عمل زندگی سے نازیبا اور نا مناسب گفتگو کرنے والوں کو شرمندہ کیا اور انہیں نیك راہ کی طرف ہدایت كي_ معصومین (ع) کے کردار کی ایك جھلك دکھانے کے لئے نمونے کے طور پر دو واقعات کو سپرد قلم کرتے ہیں_

الف: ... ... حضرت امیرالمومنین علی علیه السلام فرماتے ہیں :

"کسی یہودی کا رسول خدا (ص) پر قرض تھا ، اس کی مقررَّ مدت جب ختم ہوگئي تو اس نے آنحضرت (ص) کے گھر کا رخ کیا ، مدینہ کی ایك گلی میں اس کی آنحضرت (ص) سے ملاقات ہوگئي تو اس نے قرض کا مطالبہ کیا _ حضور (ص) نے فرمایا :

" فی الحال میرے پاس رقم نہیں ہے جس سے تمہارا قرض ادا کیاجاسکي"_

یہودی نے کہا:

" جب تك آپ (ص) میرا قرضہ واپس نہیں کریں گے میں آپ (ص) کو نہیں چھوڑوں گا"_

حضور اکرم (ص) کسی قسم کی ناراضگی یا غصّے کا اظہار کئے بغیر اس کے ساتھ وہیں بیٹھ گئي_ نماز ظہر' عصر ' مغرب اور عشاء کو وہیں ادا کیا '

حتی کہ دوسرے دن کی

صبح کی نماز بھی وہیں پر ادا کي_ اصحاب نے خواہش کی کہ اسے ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیاجائے ' لیکن رسالت مآب (ص) نے فرمایا : "خدا نے مجھے اس لئے نہیں بھیجا کہ میں کسی پر ظلم وستم کروں خواہ کوئي یہودی ہو یا غیر یہودي"_
غرض ظہر کی نماز کا وقت قریب آگیا' لیکن کسی کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ انجام کار کیا ہوگا 'اچانك یہودی اپنی جگہ سے اٹھا او رمؤدبانہ اندا زمیں حضور (ص) کے سامنے کھڑا ہوکر کہنے لگا :
"اشہدان لا الہ الاّ اللہ واشہدان محمد رسول اللہ "_
پھر اس نے عرض کیا : "یارسول اللہ (ص) یہ جو مشکلات میں نے آپ (ص) کے سامنے کھڑی کی تھیں' یہ اس لئے نہینتھیں کہ میں آپ (ص) سے اس ناچیز رقم کو واپس لے لوں' یا آپ (ص) کو کوئي دکھ اور تکلیف پہنچائوں' بلکہ میں آپ (ص) کو آزمانا چاہتا تھا کہ آپ (ص) واقعی خدا کے رسول ہیں یا نہیں ؟ ' کیونکہ میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ پیغمبر خاتم الانبیاء (ص) نہ تو سخت مزاج ہوگا نہ ہی تند خو ،بدزبان اور بیہودہ کلام کرنے والا ہوگا_ بلکہ کبھی بھی کسی کو گالی نہیں دے گا"_ 1
ب: ... ... حضرت امام حسن_ ایك دن گھوڑے پر سوار ہوکر ایك گلی سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گذر رہے تھے کہ ايك شامی سے آپ (ع) کی ملاقات ہوئي' وہ شخص معاويہ کے غلط پروپيگنڈہ کی بناء پر دشمن اہل بيت (ع) بن چکا تھا، اس نے آپ (ص) کو ديکھتے ہی بُرا بھلا کہنا شروع کرديا، آپ (ص) خاموشی کے ساتھ اس کی باتيں

1_ بحارالانوار _ ج 16_ ص 216

سنتے رہے ' جب وہ ختم کرچکا تو امام حسن عليہ السلام نے خندہ پيشانی کے ساتھ مسکرا کر فرمايا :_

"معلوم ہوتا ہے کہ تم مسافر ہو اور ہمارے دشمنوں کے دھوکے ميں آکر ايسا کہہ رہے ہو_ اگر تمہيں اپنے گھر سے نکال ديا گيا ہے تو ہم تمہيں گھر ديتے ہيں ' اگر بھوکے ہو تو ہم تمہيں کھانا کھلاتے ہيں اور اگر لباس کی ضرورت ہے تو لباس ديتے ہيں_ آئو ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو تاکہ وہاں پر تمہاری خاطر خواہ تواضع کی جائي"_

شامی آپ (ع) کی باتيں سن کر رونے لگا اور کہنے لگا :

"ميں گواہی ديتا ہوں کہ آپ (ع) ہی رسول خدا (ص) کے حقيقی جانشين اور خدا کی زمين ميں خدا کے خليفہ ہيں، اب تك آپ (ع) اور آپ(ع) کے والد

ماجد علی ابن ابی طالب _ میرے نزدیك دنیا كے بدترین انسان تھي' لیكن اب خدا كی مخلوق میں سب سے محبوب ترین انسان ہیں "_
پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت امام حسن علیہ السلام كے ہمراہ آپ (ع) كے دولت كدہ پر حاضر ہوااور ایك عرصے تك آپ (ع) كا مہمان رہا ' اور اہل بیت اطہار علیہم السلام كا سچّا اور حقیقی محب بن گیا _1
حُسن كلام اور خوش گفتاری انبیاء اور اولیاء الہی كا شیوہ ہے ا ور دین خدا كی تبلیغ اور لوگوں كو خدا كی طرف دعوت دینے كا ایك اہم سبب بھی ہي، اللہ تعالی نے اپنے دو انبیاء ' موسی _ اور ہارون _ كو فرعون كی طرف بھیجا تو انہیں تاكید كردی كہ اس كے

1_ بحارالانوار _ ج 43_ ص 344

ساتھ نرمی سے بات كرنا' ہوسكتا ہے كہ وہ ہوش میں آجائے اور خدا كی عبادت كرنے لگي_ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہي:
"اذہَبَا إلی فرعون إنّہ طَغی فقولاَ لَہ قولاً لیناً لَّعلَّہُ یَتَذكَّرُ اَویَخشی "_1
"تم دونوں (موسی (ع) اور ہارون(ع)) فرعون كے پاس جائو ' وہ بہت سركش ہوگیا ہي، پھر اس سے نرمی كے ساتھ بات كرنا شاید (برغبت) نصیحت قبول

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرلے یا (عذاب الہی سي) ڈرجائے _

5) ... ... بدزبانی کا علاج:

اس سلسلے میں چند نکات بیان کرنا ضروری ہي:

الف: ... ... انبیاء اور ائمہ علیہم السلام انسانی روح کے طبیب ہوتے ہیں ، چونکہ اخلاقی رذائل اور بری صفات انسانی روح اور جان کے لئے مرض ہیں لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم ان کے فرامین کو گوش دل سے سنیں اور اپنے روحانی درد اور امراض کاعلاج کریں_

حضرت امیرالمومنین علیه السلام بد زبان سے بچنے کے لئے تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" ايّاك وما يستهجن منَ الكلام فإنَّه يَحبس عليك اللئام و ينفرعنك الكرام"_ 2 ----

----

_1 سورہ طہ _ آےت 43 اور 44

_2 ميزان الحكمة _ ج 8_ ص 436 و شرح غرر الحكم ج2 ص 314

"بدزبانی اور بے حیائي کی باتوں سے اجتناب کرو' کیونکہ بدزبانی کی وجہ سے پست اور ذلیل لوگ تمہارے گرد جمع ہوجائیں گے 'شریف اور معزّز لوگ تم سے دور بھاگیں گي"_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ اس امام کا کلام ہے جس نے کبھی بھی کوئي نازیبا بات منہ سے نہیں نکالي، اس فرمان پر اگر غور کیاجائے تو بدزبانی کا انجام انسان کے ذہن میں مجسم ہوکر آجاتا ہے ' یعنی اگر انسان بدزبان بن جائے اور زبان پر کنڑول نہ کرے تو اس کایہی نتیجہ نکلے گا کہ اچھے اور صالح لوگوں کارابطہ اس سے منقطع ہوجائے گا او رلاابالی اور خدا سے بے خبر لوگونکا اس سے تعلق استوار ہوجائے گا اور وہ اس کے ساتھی بن جائیں گي، اور یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ بدکار لوگوں کی ہم نشینی کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور انسان اس قسم کے لوگوں کی دوستی وہم نشینی سے اس وقت پشیمان ہوتا ہے جب ندامت کوئي فائدہ نہیں دیتی _

قرآن مجید ایسے لوگوں کے بارے میں خبردار کر رہا ہے کہ جو بُرے لوگوں کے ساتھ اپنی نشست وبرخاست رکھتے ہیں ' کیونکہ ان کی دوستی نے انہیں اس طرح تباہ وبرباد کردیا ہے کہ آخر کار پشیمان ہو کر اپنی تباہی و بربادی کا ماتم کرتے ہیں _ ملاحظہ فرمایئي:

"ویوم یَعضُّ الظالم علی یدیہ یقولُ یالیتنی اتَّخذتُ مع الرسول سبیلاً' ی ویلتی لیتنی لم اتخذُ فلاناً خلیلاً "_ 1

" او رجس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا اے کاش میں نے

1_ سورہ فرقان _ آےت 27اور 28

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پیغمبر (ص) (کے دین) کا راستہ اختیا رکرلیاہوتا ' اے کاش کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا"_

لہذا اگر ہم اس قسم کے انجام سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ نازیبا اور ناروا باتوں اور بد زبانی سے اپنے آپ کو بچائیں تاکہ اچھے لوگ ہمارے ساتھ دوستی کریں_

ب: ... ... قرآن مجید نیك وشائستہ گفتگو کے بارے میں فرماتا ہي:

"إلَیہ یَصعَدُ الکم الطّیب"_1

"پاك وپاکیزہ کلام ہی اسی (اللہ تعالی) کی طرف جاتا ہي"_

بنابریں اگرانسان نیك اور پاك کلام زبان پر جاری کرے تو خداوند عالم ایسی باتوں کو سنتا ہي' ورنہ ناپسندیدہ اور بیہودہ باتوں کو کوئي سننے کا روا دار نہیں ہي_

اللہ تعالی ناشائستہ باتیں کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور کتنی بری بات ہے کہ مومن جس زبان سے اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہے ' نماز پڑھتا ہے اور قرآن پاك کی تلاوت کرتا ہي' اسی زبان سے فحش' ناشائستہ' نازیبا اور ناروا الفاظ ادا کري_

ج: ... ... سکوت او رخاموشی بھی زبان پر کنڑول کرنے کا ایك ذریعہ ہي_ جہاں پر حق بات کے بیان کرنے کا موقع نہیں ہوتا وہاں زبان کو بند رکھنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کس قدر اچھا لگتا ہے کیونکہ زیادہ باتیں کرنا اور زبان کو بے لگام چھوڑدینا 'ناشائستہ' گفتگو کرنے کا سبب بن جاتا ہي_

حضرت علی علیه السلام فرماتے ہیں :

"ايّاك وكثرةَ الكلام فإنَّہ يكثرُ الزلل ويورثُ الملل" _2

_1 سورہ فاطر _ آيت 10

_2 میزان الحکمة _ ج _8 ص 439

57

"زیادہ باتیں کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے لغزشیں زیادہ ہوتی ہیں اور سننے والے کے لئے نفرت کا موجب بن جاتی ہیں"_

ايك اور موقع پر فرماتے ہیں:

" الكلام كالدّواءٔ قليلہ ينفع وكثيره قاتل " _1

"گفتگو دواء کی مانند ہے جس کا کم شفا بخش اور کثرت موت ہي"_

----

1 میزان الحکمة ج 8 _ ص 444

58 ساتواں سبق :

غیبت اور تہمت

1) ....غیبت اور تہمت کے معني

2) ....قرآن وحدیث میں غیبت کی مذمت

3) ....مومن کو غیبت سے بچنا چاہیئي

4) ....غیبت کے آلات (غیبت کا سر چشمہ)

5) ....غیبت کے اسباب

6) ....غیبت کا کفّارہ

7) ....قرآن و حدیث میں تہمت کی مذّمت

59

(1)_غیبت اور تہمت کے معني:

----غیبت،، اور" تہمت ،،گناہ کبیرہ اور اخلاقی لحاظ سے بری عادتینہیں ، اورمومن کو ان کے ارتکاب سے بچنا چاہیے _"غیبت ،،سے مراد یہ ہے کہ دوسروں کے با رے میں ایسی بات کر نا کے اگر وہ سُن لیں تو انہیں تکلیف پہنچي، اور "تہمت،، کا مطلب یہ ہے کہ دوسرونکی طرف کسی ایسے گناہ یا عیب کی نسبت دیناجو ان میں نہ پائے جاتے ہوں_ حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی شخص سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پوچھا کیا جانتے ہو کہ"غیبت "کیا ہوتی ہي؟اس نے جواب دیا:خدا اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں،تو حضور (ص) نے فرمایا : "ذكرك اخاك بما يكره،،
"تم اپنے بھائي کا ذکر ایسی چیز کے ساتھ کرے جو اسے پسند نہ ہو"_

60

اس نے پو چھا : "جو بات میرے مومن بھائي مینپائي جاتی ہي،اگر میں اس کا ذکر کروں تو کیا وہ بھی اپ(ص) کی نظر میں غیبت ہے ؟"فرمایا:
" وان كان فيہ ما تقول فقد اغبتہ وان لم يكن فيہ فقد بھتہ،، 1_
"جو اس میں ہیں اس کا ذکر غیبت 'اور جو اس میں نہیں ہے اسے بیان کرنا تہمت ہي_"

(2)_قران اور حدیث میں غیبت کی مذمّت :

قران مجید نے غیبت کی سخت مذمّت کی ہي'اور اسے مردہ بھائي کے گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہي،اور اس سے سختی سے منع فرمایا ہے_ارشاد ہي:
"ولا يغتب بعضكم بعضا ايحب احدكم ان يا كل لحم اخيہ ميتا فكر ھتموہ"2
"تم میں سے کوئي، کسی کی غیبت نہ کرے ،کیا تم میں سے کوئي اس بات کو

پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائي کا گوشت کھائي؟تم لوگ تو اس سے نفرت کرتے ہو"_

رسول خدا صلّی اللہ علیہ والہ وسلم سے منقول ہے کہ: "الغيبة اسرع فی دین الرجل المسلم من الاکلتہ فی جو فہ"_3

----

1 جامع السعادات ج _2 ص _303 مطبوعہ: بیروت_

_2 سورہ حجرات _ آیت 12

_3 اصول کافی _ ج _2 ص 357

61

"مسلمان کی دین (کی تباہي)کے لئے غیبت ،اس کے با طن میں پیداہونے والی بیماری سے زیادہ مہلك ہوتی ہي"_

امیر المو منین علیہ السّلام فرما تے ہیں :-

"لا تعود نفسك الغيبة فا ن معتادها عظيم الجرم" _1

"خود کو غیبت کا عادی نہ بنائو،کیونکہ غیبت کے عادی شخص کا جرم بہت سنگین ہي"_

خدا وند متعال کی عبادت و اطاعت جہاں بذات خود اچّھی اور نیك چیز ہے اور اپنے دامن میں اخرت کا ثواب لیے ہوئي ہي، وہاں دوسرے نیك کا موں کی

انجام دہی كے لئے بھی راہ ہموار كرتی ہے ،اسی طرح معصيت جہاں بذات خود ايك جرم اور گنا ہ ہے اور اپنے ساتھ اخرت كا عذاب بھی ركھتی ہے ،وہاں بہت سے دوسرے نيك كاموں كی تباہی كا موجب بھی بن جا تی ہي_ چنا نچہ حضرت امام جعفر صادق عليہ السلاّم فرماتے ہيں:

'الغيبتہ تاكل الحسنات كما تاكل النار الحطب_"_ 2

"غيبت نيك كاموں كو ايسے ہی كھا جاتی ہے جيسے اگ لكڑی كو"_

(3)مومن كی غيبت سے بچنا چاہيي:

مومنين كے درميان برادری كا رشتہ اس بات كا تقاضا كرتا ہے كہ ايك مومن اپنے بھائي كی نہ صرف جان و مال اور عزّت وابرو كو نقصان نہ پہنچائي'بلكہ دوسرے لوگوں كی

1_ شرح غرر الحكم _ ج 6_ ص 293

2_ مصباح الشريعہ_ ص 276

دست درازی كی صورت اس كا دفاع كرے ،اور اس سے اپنے حمايت كا اعلان كري_

اسی بناپر كسی مومن كے لئے مناسب نہيں ہے كہ وہ اپنے بھائي كی عزّت و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ابرو کی پامالی کو دیکھتا رہے ،اگر کوئي نا سمجھ انسان اس کی غیبت کے لئے زبان کھولے تو اسے اس بات سے منع کرنا چاہیئي_حضرت رسول خدا (ص) فرماتے ہیں:

"اگاہ رہو کہ جو شخص کسی محفل میں اپنے بھائي کی غیبت سني،اسے چاہیے کہ وہ اس پر احسان کر تے ہوئے غیبت کر نے والے کو اس بات سے روکے ،کیو نکہ ایسا کر نے سے خدا وند عالم اس کی پا نچ ہزار برا ئیاں دو نوں جہا نوں میں اس سے دور کرے گا،لیکن اگر قدرت رکھنے کے با وجود ایسا نہ کرے تو غیبت کرنے والے کے گنا ہوں سے ستّر گناہ اور عذاب اس کے حصّے میں اتے ہیں_"1

(4)_غیبت کے الات (غیبت کا سر چشمہ):

صرف زبان کی نوك ہی غیبت نہیں کرتی کہ جس سے سننے والے کو رو حانی دکھ ہو تا ہو ، بلکہ ہر قسم کا اشارہ،کنایہ،سر اور ہاتھ پائوں کی وہ تمام حر کتیں بھی غیبت شمار ہوتی ہینجن سے کسی کی غیبت کا ارادہ کیا جائي_حضرت عائشیہ کہتی ہي:

"ایك دن ایك عورت ہمارے گھر ائي_جب وہ واپس جارہی تھی تو میننے ہا تھ کے اشارہے سے کہا کہ اس کا چھو ٹا قد ہي"

1_وسائل الشیعہ_ ج 8_ ص 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا (ص) نے فر مایا :

"تم نے اس کی غیبت کی ہي_"1

(5)_غیبت کے اسباب:

غیبت ايك قسم کی روحا نی بیماری ہي،جس میں غیبت کر نے والا مختلف اسباب و عوامل کی وجہ سے مبتلا ہو جا تا ہے ،حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے ايك روايت میناس کے دس اسباب ذکر فرمائے ہیں،ملا حظہ کیجئي:

"واصل الغیبة متنوع بعشرة انواع،شفاء غیظ و مسا عدة قوم و تہمة و تصدیق بلا خبر کشفہ و سو ء ظن و حسد و سخرية و تعجب و تبرم وتزین"_2

غیبت کے سرزد ہونے کے مند رجہ ذیل دس اسبا ب ہیں:

1) ......غصّہ اور غیظ و غضب جو انسان کے اندر موجود ہو تا ہے ،وہ غیبت کے ذریعہ اسے ٹھنڈا کر کے خود کو تسکین پہنچاتا ہي_

2) ......غیبت کر نے والوں کے گروہ کے ساتھ تعاون اور انکی مدد کر تا ہي_

3) ......کسی پر الزام لگانے کے لئے غیبت کا سہارا لیتا ہي_

4) ......کسی کی با ت کی تحقیق اور چھان بین کئے بغیر تصدیق کرتا ہے اور اسے سچّا ثا بت کرنے کے لئے غیبت کر تا ہي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5) ......دو سروں پر بد گمانی ،اسے غیبت پر اکساتی ہي_

1_ جامع السعادات_ ج 2_ ص 303

2_ مصباح الشريعة _ ص 206

6) ......حسد ،اسے غیبت پر بھڑ کا تا ہي_

7) ......کسی کا مذاق اڑانے کے لئے اس کی غیبت کرتا_

8) ......اس کا تعجّب کر نا بھی غیبت ہي_

9) ......کسی سے تنگدل ہو جا تاہي، تو اس کی غیبت کر تا ہي_

10) ......اپنی با ت کو بنا سنوار کر پیش کر نے کے لئے کسی کی غیبت کر تا ہي_

(6)غیبت کا کفا رہ :

چو نکہ غیبت خد اکے حرام کردہ امور میں سے ایك ہے ،لہذا غیبت کر ناحُق ُ ّاللہ غصب کر نے کے زمرہ میں اتی ہي،اور چونکہ کسی انسان کی ابرو کو بر با د کر تی ہے لہذا حق النّاس پر تجا وز _ بھی شما ر ہو تی ہي_پس غیبت کر نے والے کو چاہیئے کہ پہلے تو وہ خدا کی با ر گا ہ مینتوبہ کر ے اور اور اپنے اس گنا ہ کی معا فی مانگے ،تا کہ خدا وند تعالی اس کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس گنا ہ کو بخش دے اور اس کی توبہ کو قبول کرے ،پھر وہ اس انسان کے حق کاتدارك کرے جس جس کی اس نے غیبت کی ہي،اگر وہ زندہ ہے اور اس تك رسائي ممکن ہے ،اگر اس کے رنجیدہ خا طر یا غصّے ہو نے کا مو جب نہیں بنتا تو اس سے معا فی ما نگے ،بہر حال ہر طریقے سے اسے راضی کر نے کی کو شش کرے _اور اگر وہ اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہے یا زندہ ہي،لیکن اس تك رسا ئي مشکل ہے تو خدا سے اس کے لئے گناہوں کی بخشش کی دعا کرے ، اور اگر اس تك رسائي ممکن ہي،لیکن وہ غیبت سن کر نا را ض یا رنجیدہ خا طر ہو جا تا ہي،یا فتنہ کھڑا ہو نے کا با عث ہو تا ہے تو بھی اس کے لئے استغفار اور گناہوں کی بخشش کی دعا کرے _ ایك

حدیث میں ہے کہ رسول صلّی اللہ علیہ و الہ وسّلم سے کسی نے سوال کیا:"غیبت کا کیا کفّارہ ہي"؟تو انحضرت (ص) نے فرمایا: "تستغفر اللہ لمن اغتبتہ کلما ذکرتہ"_1

"یعنی جب بھی تم اس شخص کو یاد کرتے ہو جس کی غیبت کی ہے ، تو اس کے لئے خدا سے استغفار کرو"_

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں: "فان اغتبت فبلغ المغتاب فاستحل منہ وان لم تبلغہ ولم تلحقہ فاستغفر اللہ لہ"_2

" اگر تم نے کسی کی غیبت کی ہے اور وہ اس کے کان تك جا پہنچی ہے تو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تم اس سے معافی مانگ کر بخشش طلب کر لیا کرو ، اور اگراس تك نہیں پہنچی ہو تو اس کے لئے خدا سے دعائے مغفرت کرو" _

قرآن و حدیث میں تہمت کی مذمّت :

جو برائیاں ہم نے غیبت کے لئے ذکر کی ہیں وہ سب تہمت کو بھی شامل ہیں، علاوہ بریں تہمت لگانے والا جانتا ہے کہ جو متہَّم کی طرف نسبت دے رہا ہے وہ جھوٹی اور حقیقت کے خلاف ہے _
قران مجید نے تہمت کو "اثم مبین"(کھلا گناہ)کے نام سے یاد کیا ہي،اور خبر دار کیا ہے کہ تہمت لگانے والا اچھی طرح جا نتا ہے کہ وہ جو کام کر ر ہا ہے وہ نا جائز

----

1 اصول کافي ج2 ص 357

2 مصباح الشریعہ ص 205

اور گناہ ہي،قر ان مجید کا ارشادہي:
"والذین یو ذون المو منین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملو ابھتانا وا ثما مبینا"_1
"جو لوگ مومن مر دوں اور عورتوں کو ان کے نا کر دہ گنا ہوں کی وجہ

سے تکلیف پہنچاتے ہیں، وہ بھتان اور کھلم کھلّا گناہ کے متحمل ہو تے ہیں_"
حضرت امام جعفر صادق _نے تہمت کو دین و ایمان کے تباہ کر نے والے مادّہ کا نام دیا ہي،فر ماتے ہیں:

"اذا اتهم المومن اخاه انماث الایمان من قبلہ کما ینماث الملح فی الماۂ"_2

"جب مو من اپنے کسی بھائي پر تہمت لگاتا ہے تو اس کے دل سے ایمان یوں نیست ونابود ہو جاتا ہے جس طرح نمك پانی میں گُھل جا تا ہي_"

حضرت امام ر ضا علیہ السّلام فر ما تے ہیں کہ رسول خدا (ص) نے فر مایا:

"من بهت مو منا او مو منة او قال فیہ ما لیس فیہ ا قامہ الله یوم القیامة علی تل من نا ر حتی یخرج مما قال فیہ"_3

"جو شخص کسی مو من مرد یا عورت پر تہمت لگا تا ہے یا اس کے بارے میں کوئي ایسی بات کر تا ہے جو اس میں نہیں ہي، تو خدا وند عالم اسے بروز قیامت آگ کے ایك ٹیلے پر اس وقت تك کھڑ رکھے گا جب تك وہ اس

_1 سورہ احزاب _ آیت 58

_2 اصول کافی _ ج2 ص 361

_3 بحارالانوار _ ج 72_ ص 194

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے عہدہ سے بر نہیں ائے گا (اپنی با توں کا ثبوت پیش نہیں کر یگا)_لیکن یہ با ت واضح ہے کہ وہ اس کا ثبوت تو نہیں پیش کر سکے گا ،لہذا عذاب میں ہمیشہ مبتلا رہے گا"

دعا ہے کہ خدا وند عا لم ہمیں ان دو نوں گنا ہوں سے ہمیشہ محفوظ رکھي_ آمین_

آداب معاشرت

68 چھٹا سبق:

بھائي چارہ اور اتّحاد

1) ...... تمہید
2) ......ا خوّت ،ایك خدا ئي نعمت
3) ......دینی بھا ئیوں کے حقوق
4) ......بہترین بھائي
5) ......ا تحاد ایك قرانی حکم
6) ......فرقہ بندی کے خطرات
7) ...... تفرقہ پردازی ایك سا مر اجی شیوہ
8) ......فرقہ بندي،خدا کا ایك عذاب

(1) _ تمہید:

رسول خدا (ص) كے مكّہ سے مدينہ كى طرف ہجرت كے فوراًبعد اور اسلامى حكومت كى تشكيل كے آغاز ہى ميں خدا وند عالم نے مومنين كو آپس ميں بھائي كے نام سے ياد فرمايا ، قرآن مجيد كا ارشاد ہے :

"انما المئومنون اخوة فاصلحو ابين اخويكم ،، 1

"يقينا تمام مومنين آپس ميں بھائي ہيں ، الہذا تم اپنے دو بھائيوں كے درميان صلح كرا ديا كرو _ ،،

رسول خدا (ص) نے بھى اسى آيت كى بنياد پر اپنے صحابہ كرام كے درميان اخوّت و بھائي چارہ قائم كيا ، اور حضرت على عليہ السلام كو اپنا بھائي بنايا 2 _ بھائي چارے كى يہ رسم محض لفظى كاروائي نہيں تھى ، بلكہ اس كے عملى انجام كو پيش نظر ركھا گيا

1_ سورہ حجرات _ آيت 10

2_ سيرت ابن ہشام _ ج 1_ ص 505

تھا، اس طرح كے رشتے سے مومنين كا ايك دوسرے پر حق پيدا ہو گيا، وہ مشكلات ميں ايك دوسرے كا ہاتھ بٹاتے تھے ، كسى مومن كى غير حاضرى

کی صورت میں اس کا مومن بھائي اس کے گھریلو امور اور مال کی نگہداشت کرتا تھا ، اس قسم کا رشتہ ، کسی اور دین میں نہیں ملتا اور یہ خصوصیت صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے _
اسی طرح مسلمانان عالم خدائي محبت کے رشتہ کے تحت ایك دوسرے سے منسلك ہیں ، اور ان کے دل ایك دوسرے سے اس طرح نزدیك ہیں گویا کہ سب کا دل ایك ہی ہے اور صرف خدا ہی کی خوشنودی کے لئے دھڑکتا ہے _ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ یا جدائي ایك بے معنی سی بات ہے ، وہ سب ایك دوسرے کی خوشی اور غم میں برابر کے شریك ہیں _ بقول شاعر :

مومنان بی حدولی ایمان یکي --- جسمشان معدود ولیکن جان یکي

جان حیوانی ندارد اتحاد ----- تو مجو این اتحّاد از روح باد

جان گُر گان و سگان از ہم جداست --- متّحد جانہای شیران خداست

مومنین تو حّد و حساب سے باہر ہیں ، لیکن ان سب کا ایمان ایك ہے _ ان کے جسم زیادئہ لیکن جان ایك ہے _ جانوروں کی جانوں میں اتّحاد نہیں ہوتا ، تمہیں یہ اتحاد ہوا کی روح میں تلاش نہیں کرنا چاہیئے بھیڑیوں اور کتّوں کی جانیں ایك

دوسرے سے علیحدہ ہیں ، اللہ کے شیروں کی جانیں متّحد اور ایك ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(2) _اخّوت ، ايك خدائي نعمت :

د لوں كا ايك دوسر ے سے جو ڑ،دائمی اور اٹوٹ ہي_خدا كی يہ عظيم نعمت ، اسلامی اخوت اور بھا ئي چا رہ كے سا يہ ميں حاصل ہو تی ہي_اللہ تعا لی مسلمانو ں كو اس با ت كی تا كيد فر ما تا ہے كہ ميری اس نعمت كو ہميشہ يا دركھيں،اس كی قدر جا نيں اور اس كا شكر بجا لا ئيں _ارشاد فر ما تا ہي:

"واذكروا نعمة الله عليكم اذكنتم اعداء فا لف بين قلو بكم فا صبحتم بنعمتہ ا خوا نا"(1)

"خدا كی نعمت كو ياد كرو جو اس نے تمہيں عطا كی ہي،كيو نكہ تم ايك دوسرے كے دشمن تھي_پس خدا نے تمہا رے دلوں كو الفت كے ر شتے ميں منسلك كر ديا اور اس كی نعمت كی وجہ سے تم ايك دوسرے كے بھا ئي بن گئي"_

مو من كے فر ائض ميں شا مل ہے كہ وہ خدا كی بے انتہا نعمتوں كا شكر ادا كر ے ،اور ہر ايك نعمت كا شكر ايك مخصوص طر يقہ سے ادا ہو تا ہي_اخوت اور بھائي چا رہ كی نعمت كا شكر اس طرح ادا ہو تا ہے كہ اسلامی احكام پر صحيح عمل كيا جائے اور اپنے دينی بھا ئيوں كے حقوق كا احترام ركھا جا ئي،ان حقوق ميں سے چند كی طرف ہم ذيل ميں اشارہ كر تے ہيں:

1_ آل عمران آيہ 103

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(3)_دینی بھا ئیوں کے حقوق:

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام مو من کے حق کی ادائیگی کو ایك بہت بڑی عبا دت سے تعبیر فر ما تے ہیں،چنا نچہ ارشاد ہي:

"ما عبد الله بشیئي افضل من اداء حق المو من "_ 1

"مو من کے حق کی ادا ئیگی سے بہتر خدا کی کو ئي اور عبا دت نہینہي"_

ایك اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی طرف سے مو من کے مند رجہ سا ت حق بتلائے گئے ہیں :

1) ......جو کچھ تم اپنے لئے پسند کر تے ہو،اپنے مو من بھائي کے لئے بھی و ہی چیز پسند کرو_اور جو اپنے لئے پسند نہیں کر تے اس کے لئے بھی پسند نہ کرو_

2) ......جو با ت اس کی نا ر ضگی کا سبب ہي،اس سے پر ہیز کرو،اور اس کی خوشنودی حاصل کر نے کی کو شش کرو اور اس کی با تو ں پر عمل کرو _

3) ......اپنی جان،مال،ہا تھ پا ئوں اور ز بان کے سا تھ اس کی مدد کیا کرو_

4) ......اس کی انکھ کی مانند بنو اور اس کی راہ نمائي کرو_

5) ......ایسا نہ ہو کے تم تو سیراب رہو اور وہ بھو کا اور پیا سا رہ جا ئي،تم کپڑے پہنو اور وہ عر یان رہي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

6) ......ا گر تمہا رے بھائي کی خدمت کر نے والا کو ئي نہيں،تو کسی کو اس کے پاس بھيجو جو اس کے کپڑے دھوئي،اس کے لئے کھا نا تيار کرے اور

1_ اصول کافی (مترجم)_ ج 3_ ص 247

اس کی زندگی کو سنواري_

7) ......اس کی قسم کا اعتبار کر و،اس کی دعوت کو قبول کرو،اس کی بيما ری ميں عيادت کرو،اس کے جناز ميں شر کت کرو ،اگر اسے کوئي ضرورت پيش ہو تو اسکے اظہار سے پہلے اسے پورا کرو اگر ايسا کرديا تو يقين کرو کہ تم نے اپنی دو ستی کو مضبوط اور مستحکم کر ديا ہي"_ 1

مو من کے حقوق ميں مند رجے ذيل امور کو بھی شا مل کيا جا سکتا ہي:

الف: ......نصيحت اور خير خو اہي_حضرت امام جعفر صادق عليہ السّلام فرماتے ہيں:

"يحب للمومن على المومن ان ينا صحہ "_ 2

"مو من پر وا جب ہے کہ وہ دو سرے مو من کے لئے خير خواہ ہو_"

ب: ......مہر با نی اور احترام_حضرت رسول اکرم صلّی اللہ عليہ وا لہ وسلّم سے روايت ہے کہ:

"ما فی امتی عبد الطف اخاہ فی اللہ بشي من لطف اخدمہ اللہ من خدام الجنتہ"_ 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"میری امت میں کو ئي ایسا بندہ نہیں ہے جو خدا کی رضا کی خاطر اپنے بھائي پر مہر با نی کري،مگر یہ کہ خدا وند عا لم جنت کے خد مت کا روں میں سے کچھ خد مت گار اس کے لئے بھیج دیتا ہي"_

1_ اصول کافي_ (مترجم)_ ج 3_ ص 246

2_ اصول کافی (مترجم)_ ج 3_ ص 296

3_ اصول کافي_ (مترجم)_ ج 3_ ص 294

74

ج: ...... حاجت برآوري، حضرت امام محمد باقر _ سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے حضرت موسی علیه السلام کی طرف وحی فرمایا کہ میرے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو "حسنہ" یعنی نیکی کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتے ہیں ' اور میں انہیں جنت کا حاکم بنائوں گا، موسی علیه السلام نے عرض کیا:' 'خداوندا وہ حسنہ یعنی نیکی کیا ہے ؟"_ خداوند تعالی نے فرمایا: "کسی مومن کا اپنے بھائي کے لئے اس کی حاجت برآوری کے لئے چل پڑنا ' خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو "_ 1

د: ......خوش کرنا _ حضرت رسالتمآب (ص) فرماتے ہیں :

"ان اللہ احبَّ الاعمال الی اللہ عزوجل ادخال السُّرور علی المومنین"_ 2

"یقینا خدا کے نزدیك بہترین عمل ' مومنین کو مسرور کرنا ہے "_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(4)_ بہترين بھائي :

ہم يہاں اميرالمومنين على عليہ السلام كے فرمان كى روشنى ميں ايك بہترين بھائي كى چند صفات كو بيان كر رہے ہيں :

الف: ...... "خير اخوانك من دلك على ہديً واكسبك تُقيً و صدَّك عن اتباع ہويً"_ 3

1_ اصول كافى (مترجم)_ ج3_ ص 281

2_ اصول كافى (مترج) _ ج3 _ ص 281

3_ شرح غررالحكم_ ج 7_ ص 8

"تمہارا بہترين بھائي وہ ہے جو تمہيں ہدايت اور راہ راست كى راہنمائي كري' تمہارى پرہيزگارى ميں اضافہ كرے اور تمہيں خواہشات نفسانى كى پيروى سے باز ركھي"_

ب: ...... "خير إخوانك مَن دعاك الى صدق المقال بصدق مقالہ وندبك إلى افضل الاعمال بحسن اعمالہ"_1

"تمہارا بہترين بھائي وہ ہے جو اپنى سچى باتوں كے ذريعہ تمہيں سچ بولنے كى دعوت دي' اوراپنے اچھے كردار كے ذريعہ تمہيں نيك كاموں كى طرف پكاري"_

ج: ...... "خیرا الإخوان من كانت فی الله مَوَدتہ"_2

"بہترین بھائي (اور دوست) وہ ہے جس کی دوستی خدا کیلئے ہو"_

(5)_ اتحاد' ایك قرآنی حکم:

اتحاد و اتّفاق میں برادری کا راز مضمر ہي، جب اسلامی معاشرہ کے تمام افراد آپس میں برادری اور اخوت کا مظاہرہ کریں گے تو ان کے درمیان وسیع پیمانے پر اتحاد اور ہم آہنگی پیدا ہوگي_
عزّت و وقار اور سربلندی اور سرفرازی کا جامہ ایسے معاشرہ کے لئے زیبا ہے جس کے افراد کے دل اور افکار ایك ہوں' تفرقہ اور جدائي سے پرہیز کرتے ہوں' آپس میں مہربان ہوں اور سینوں سے کینوں اور کدورتوں کو اکھاڑ پھنکا ہو"_

1_ شرح غررالحکم _ ج 7_ ص 8

2_ شرح غررالحکم _ ج 7_ ص 9

اتحاد اور اتفاق ایسی چیز ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے بڑی تاکید کی ہي_ ارشاد خداوندی ہے :

"واعتصوا بحبل الله جمیعاً وَّ لا تفرقوا"_1

"تم سب (ملکر) خداکی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور ایك دوسرے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے تفرقہ وجدائي اختيار نہ كرو "_
پھر فرماتاہي:
"ولا تكونوا كالذين تفرَّقوا واختلفوا من بعد ما جآءہم البينات "_2
"تم لوگ (مسلمان) ان لوگوں كى طرح مت ہوجانا جو اپنے پاس روشن آيات اور نشانيوں كے آجانے كے بعد تفرقہ اور اختلاف ميں پڑگئے تھے "_

(6)_ فرقہ بندى كے خطرات :_

مسلمانوں كا ايك دوسرے كے خلاف فرقہ بندى اور باہمى اختلاف كے بہت سے نقصانات ہيں' جن ميں سے چند يہاں بيان كئے جاتے ہيں :
الف: ...... صراط مستقيم سے ہٹ جانا ; جب رشتہ وحدت ٹوٹ جاتا ہے تو انسان كو شرك كى طرف كھينچ كر لے جانے كے لئے شيطان كو آسانى ہوجاتى ہے اور انسانى تخليق كا اصل مقصد جو كہ خدا كى عبادت اور اسكے بتائے ہوئے راستوں پر چلنا ہے اس سے ہٹ كر وہ طاغوت كى

1_ سورہ آل عمران _ آيت 103

2_ سورہ آل عمران _ آيت 105

اطاعت كرنے لگتا ہي_ اس سلسلے مينقرآن مجيد فرماتا ہي:
"وانَّ ہذا صراطى مستقيماً فاتبعوہ ولا تتبعوا السُّبُل فتفرق بكم عن سبيلہ ذلكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وصی کم بہ لعلَّکم تتقون "_ 1

"اور یہ (دین) میرا سیدھا راستہ ہے ' لہذا تم اس کی پیروی کرو اور دوسری راہوں کی پیروی نہ کرو کہ (وہ راہیں) تم کو اس (اللہ) کی راہ سے متفرق اور جدا کردیں گي، اللہ تعالی نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے (کہ اس کے خلاف چلنے سے اجتناب کرو) تاکہ شاید تم پرہیز گار بن جائو"_

ب: ...... عظمت ختم ہوجاتی ہي: عظمت و اقتدار کاراز ' وحد ت اور اتحاد میں مضمر ہي' جب کہ اس کے برعکس ضعف و ناتواني' اختلاف وانتشار کا نتیجہ ہوتی ہي_ چنانچہ قرآن مجید مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے باز رکھنے کے ساتھ ساتھ اسکے برے انجام سے بھی خبردار کر رہاہي، ارشاد ہي:

"واطیعوااللہ و رسولہ ولا تناز عوا فتفشلوا وتذہب ریحکم"_2

"خدا اور اس کے رسول (ص) کی اطاعت کرو ' اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ اس طرح تم سست ہوجائو گے اور تمہاری عظمت کی روح تم سے رخصت ہوجائے گي"_

ج: ...... ذلّت; کوئي بھی قوم کہ جو وحدت کی حامل ہوتی ہي' وہ سری طاقتوں کی یلغار سے محفوظ رہتی ہے اور کسی کو اس کی طرف آنکھ اٹھاکردیکھنے کی جرا ت نہیں ہوتي، لیکن اگر اتحاد کا دامن چھوڑ دے تو

1_ سورہ انعام _ آیت 153

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

78 معاشرہ كى عزت و عظمت اور حشمت و شوكت خاك ميں مل جاتى ہے ' اور وہ اغيار كى يلغار اور يورش كا تختہ مشق بن جاتا ہے ، تاريخ ہمارے اس دعوے كى گواہ ہي_ حضرت اميرالمومنين على عليه السلام نہج البلاغہ كے ايك خطبہ ميں اس چيز كو اس طرح بيان فرماتے ہيں :

"اب ذرا اسماعيل كى اولاد' اسحاق كے فرزندوں اور يعقوب كے بيٹوں كے حالات سے عبرت ونصيحت حاصل كرو_ (اقوام وملل كي) حالات كس قدر ملتے جلتے اور طور طريقے كتنے يكساں ہيں' ان كے منتشر اور پراگندہ ہوجانے كے بعد جو واقعات رونما ہوئے ہيں ان ميں غور وخوض كرو كہ جب كسرى (شاہان عجم) اور قيصر (سلاطين دوم) ان پر حكمران تھي، واقعات نے انہيں اطراف عالم كے سبزہ زاروں ' عراق كے دريائوں اور دنيا كى شادابيوں سے خاردار جھاڑيوں' ہوائوں كے بے روك گذرگاہوں اور معيشت كى دشواريوں كى طرف دھكيل ديا اور آخر كار انہينفقير و نادار اور زخمى پيٹھ والے اونٹوں كا چرواہا اور بالوں كى جھونپڑيوں كا باشندہ بناكر چھوڑديا_ ' ان كے گھر بار دنيا سے بڑھ كر خستہ و خراب اور ان كے ٹھكانے خشك ساليوں سے تباہ حال تھي، نہ ان كى كوئي آواز تھى جس كے پرو بال كا سہارا ليں ' نہ انس ومحبت كى چھائوں تھى جس كے بل بوتے پر بھروسہ كريں، ان كے حالات پراگندہ' ہاتھ الگ الگ تھي' كثرت وجمعيت بٹى ہوئي تھي' جانگداز مصيبتوں اور جہالت كى تہ بہ تہ تہوں ميں پڑے ہوئے تھي' اور وہ يوں كہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لڑکیاں زندہ در گور تھیں' (گھر

79

گھر) مورتی کی پوجاہوتی تھي، رشتے ناتے توڑے جاچکے تھي' اور لوٹ کھسوٹ کی گرم بازاری تھي"_1

بقول مولانا روم:

گفت پيغمبر (ص) کہ اندر ساق عرش ---- مُنشی نور این چنین بنوشتہ نقش

ذلّت اولاد آدم بی خلاف ---- زاختلاف است' اختلاف است اختلاف

حضرت پیغمبر اکرم(ص) نے فر مایا کہ عرش کے ستون پر نور کے کا تب نے یہ لکھ دیا ہے کہ بنی ادم کی ذلّت کے اس راز مینکسی کو اختلاف نہیں، ہے اور وہ اختلاف اختلاف ہے اور صرف اختلاف ہي_

(7)_تفرقہ پر دازی ايك سامراجی کا شیوہ:

شیر و شکر اور اتّحاد کی دولت سے مالامال معا شرے کو منتشر اور پر اگندہ کرنا ایسے سامراجی عناصرکا شیوہ ہے جس کے دل و دماغ مینعالمی سطح پر لوٹ ما ر کر نے کا سودہ سما یا ہوا ہي،اور اقوام عالم کو اپنا محکومم بنانے کی فکر میں ہي_چو نکہ کسی قوم پر فتح پانا اور اسے زیر کر نا پہلے ہی مر حلہ میں ممکن نہیں ہي،لہذا مر حلے وار اپنے مذموم مقا صد کو حاصل کر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نے کے لئے ان کے در میان فر قہ و اریت کا بیج بو دیتے ہیں،پھر اہستہ

1_ نہج البلاغہ _ خطبہ 192_ (خطبہ قاصعہ)_

اہستہ ان کے جان اور مال پر ڈاکے ڈالنا شروع کر دیتے ہیں 'اور اس طرح ان پر مسّلط ہو جا تے ہیں_فر عون،ہما رے اس دعوے کی روشن دلیل ہي،جس کے بارے میں قران فر ماتا ہي:

"ان فرعون علا فی الارض و جعل اھلھا شیعا یستضعف طائفة منھم یذیح ابنا ھم و یستحی نسا ئھم انہ کان من المفسدین" _ 1

"بے شك فرعون نے زمیں میں بہت سر اٹھایا تھا،اور اس نے وہاں کے رہنے والو ں کو کئي گرو ہوں میں با نٹ دیا تھا،اُن میں سے ایك گر وہ بنی اسرائیل کو عا جز اور کمزور کر لیا تھا اُن کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا،بے شك وہ مفسدین میں سے تھا"_

اس حقیقت کے پیش نظر،مسلمانوں پر وا جب ہے کہ وہ بیداری اور ہو شیاری کا ثبوت دیں اور اپنی تقدیر اور بھا گ دوڑ تفرقہ پر داز اور مفسدوں کے ہا تھوں میں نہ دیں_

فرقہ بعدی ، خدا کا ایك عذاب :

قرآن مجید ، ایسے لوگوں کو مختلف قسم کے عذابوں سے ڈراتا ہے جو خدائي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قوانین سے رو گردانی کرتے ہیں، ان مختلف عذابوں میں سے ایك " فرقہ بندی ،، ہے ، ارشاد ہوتا ہے :
قل ہوا القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ار جلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض انظر کیف

1_ سورہ قصص _ آیت 4

81

نصرف الای ت لعلھم یفقھون ،، 1
"اے رسول (ص) ،، تم کہدو وہی (خدا) اس پر اچھی طرح قادر ہے کہ تم پر تمہارے سر کے اوپر سے کوئي عذاب نازل کرے یا تمہارے پائوں تلے سے ، یا تمہیں مختلف فرقوں میں تقسیم کر دے ، اور تم میں سے بعض کو بعض کے عذاب کا مزہ چکھا دے _ ذرا دیکھو کہ ہم کس طرح اپنے دلائل کو مختلف پہلوئوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ شاید وہ سمجھ جا ئیں _"
جی ہاں جس طرح ارضی اور سماوی مصیبتیں اور بلائیں گناہگار قوموں کو نیسّت ونابود کر دیتی ہیں ، اسی طرح فرقہ بندی بھی معاشروں کی سرداری اور سعادت و خوشبختی کو تہس نہیں کر دیتی ہے _
ہمیں امید ہے کہ مسلمانان عالم باہم اتّحاد اور اتّفاق کے ساتھ ایك امّت بن جائیں گے ' اور خدا وند کریم ورحیم کے فضل وکرم سے اپنی عظمت رفتہ کو پالیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گے _ مثل مشہور ہے ، "آری بااتّفاق " جهان را می تو ان گرفت ،، جی ہاں اتّفاق کی بدولت ،کائنات کو مسّخر کیا جا سکتا ہے _

1_ سورہ انعام _ آیت 65

آداب معاشرت

ساتواں سبق :

والدین کے حقوق

1) ....معصومین(ع) کے کلام کی روشنی میں
2) .... اویس قرنی کا سبق آموز کردار
3) ....باپ کا احترام ' امام زمانہ(ع) کا فرمان
4) ....والدین کے لئے اولاد کا فریضہ
5) ....مرنے کے بعد یاد رکھنا
6) ....والدین سے نیك سلوك کی جزائ
7) .... خدا کا فرمان ، یا والدین کی خواہش کی تکمیل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جو حقوق انسان پر واجب ہیں ان میں سے ایك والدین کے ساتھ نیك سلوك روا رکھنا ہے ' خواہ وہ زند ہوں یا مر چکے ہوں ' اچھے ہوں یا بُرے ، والدین کا احترام اور ان کی شرعی ضروریات کا پورا کرنا اس قدر اہمیّت کا حامل ہے کہ خدا نے قرآن مجید میں چھ مقامات پر اس کر ذکر کیا ہے ، حتی کہ بعض مقامات پر تو اللہ تعالی نے اپنی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے _ مثال کے طور پر قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیتیں ملاحظہ فرمائیں :

(1) ......" وقضی ربك الا تعبد وا الا ایاہ وبالوالدین احساناً " 1_

" اور تیرے پروردگار نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو "_

1_ سورہ بنی اسرائیل _ آیت 23_ 24

پھر ان کے ساتھ نیکی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(2) ......"اما یبلغن عندك الکبر احد هما او کلا ہما فلا تقل لهما اُف:ّ"

"اگر ان میں سے ایك یا دونوں تمہا ری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو(ان کی خد مت گزاری سے تھك کر)انہیں اُف تك نہ کہو"_

(3) ......"ولا تنهر هما " تر جمہ :"اور نہ انہیں جھڑ کو"_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(4) ......"و قل لهما قولا کر ےما"
"ان سے ادب اور مہر با نی سے با ت کرو"_
(5) ......" وا خفض لهما جناح الذل من الر حمة "_
"اور ان کے سا منے خا کساری سے شا نے جھکا ئے رکھو"
(6) ......" و قل رب ار حمهما کماربےانی صغےرا"_
"اور ان کے حق میں دعا کرو،اور کہو بارالہا ان دو نوں پر رحم فرما،جس طرح کہ انہوں بچپن میں مےری تر بےت اور پرورش کی ہے"_
اب جب کہ ہم وا لدین کے سا تھ نیك سلوك کی اہمیّت سے واقف ہو چکے ہیں تو بہتر معلوم ہو تا ہے کہ خدا کی ان دو نعمتوں کو اچھی طرح پہچا نیں تا کہ ہم ان کی بہتر خدمت کے لئے اچھی طرح کمر بستہ ہو کر صحیح معنوں میں اپنے فریضے کو ادا کرسکیں،اس بارے میں حضرت امام زین العا بدین علیه السلام کے ارشا دات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں:
روایت:" تمہا ری ماں کا تم پر یہ حق ہے کہ تمہیں معلوم ہو نا چا ہےئے کہ اس نے تمہیں ایسی جگہ رکھا اور تمہیں اپنے سا تھ اٹھائے پھر تی رہی جہاں پر

کوئي دو سر کسی کو نہیں اٹھتا،اس نے تمہیں اپنے دل کے مےوے سے اےسی چےز کھلائي ہے جو کسی کو کوئي نہیں کھلاتا، اس نے اپنے ہاتھ'

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پائوں،انکھ،کان، حتی کہ اپنے بدن کی جلد اور تمام اعضاء کے ساتھ بڑی خوشی اور خندہ پےشانی کے ساتھ تمہا ری نگہداشت كي،اور اپنے حمل کے دوران تمام نا خوش گوا ر با توں،دردو غم،رنج و الم اور سختےوں کو بر داشت کےا،یہاں تك کہ قدرت خدا نے تجھے ا س سے جدا کر کے دنےامیں بھیج دیا_ اگاہ ہو جائو کے تمہا رے باپ کا تم پر ےہ حق ہے کہ:وہ تمہا ری اصل اور جڑہے،اور تم اس کی فرع اور شا خ ہو،اگروہ نہ ہو تا تو تم بھی نہ ہوتے، تم اپنے اندر جو نعمتیں دیکھ رہے ہو وہ سب اس کے وجود کے بر کت سے ہیں، لہذا خدا کا شکر کرتے ہو ئے اپنے باپ کا شکر ےہ بھی ادا کرو اور اس کی عزّت و تکرےم بھی کرو"_ 1

اس جملے میں حضرت امام زین العا بد ین علیہ السلام نے والدین کی اہمیّت اور ان کی قدر و قےمت کو بےان فر ما یا ہے،اور سا تھ ہی ہمینان کی قدر دانی اور ان کا شکرےہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے_ علاوہ ازیں ہمیں با ور کرا یا ہے کہ اگر ہم اپنی سا ری زندگی ان کی خدمت کر تے رہیں پھر بھی ہم ان کی خد ما ت کے ہزاروں حصّے کا بدلہ بھی نہیں چکا سکتے_

1_ تحف العقول _ ص 189_ رسالة الحقوق_ امام سجاد علیہ السلام _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(1)_معصومین (ع) کے کلام کی روشنی میں :

ہم ايك با ر پھر معصومین علےھم السّلام کے ار شا دات کو پےش کر تے ہیں تا کہ اس اہم فر ےضے کی ادا ئےگی میں وہ ہما رے راہنما قرار پا ئیں _

الف : ......ايك شخص حضرت ختمی مر تبت (ص) کی خد مت میں حا ضر ہوا اور اپ(ص) سے نصےحت کی درخو است كي،اپ(ص) نے فر ماےا :

"والديك فا طعهما وبر هما حےين كانا او مےتين"_ 1

"تم اپنے وا لدین کی اطاعت کر واور ان کی ساتھ نیك سلوك کرو ' خواہ وہ زندہ ہوں یا مر چکے ہوں _ ''

منصوربن جازم کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلّام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا : کس عمل کی زیادہ قدر وقیمت ہے ؟

آپ نے فرمایا :

" الصلوة لوقتها وبرَّ الوالدين والجها د فی سبيل الله "_ 2

" اول وقت میں نماز کی ادائیگی ، والدین کے ساتھ نیکی اور راہ خدا میں جہاد "

_

ج: ...... ايك شخص نے رسول خدا(ص) کی خدمت میں عرض کیا کہ میناپنے وطن اور علاقے اور والدین سے جدا ہو کر ، آپ(ص) کی خدمت میں مسلمان ہونے

1_ اصول کافی _ ج 2_ ص 158

2_ اصول کافی ج2 ص 158

کی غرض سے حاضر ہوا ہوں ، اور جس وقت میں رخت سفر باندھ رہا تھا میرے والدین میری جدائي کے صدمہ سے رو رہے تھے _ رسول خدا (ص) نے فرمایا :

" تم واپس چلے جائو ، پہلے ماں باپ کو راضی کرو پھر ہمارے پاس آئو _ ،،

یہ سنکر اس نے آپ (ص) کے فرمان پر عمل کیا "_1

د : ... رسول خدا(ص) فرماتے ہیں :

"رَضی الرب فی رضی الوالدین وسخط الرب فی سخط الوالدین "_ 2

" رب کی رضا ، والدین کی رضامندی میں ہے اور خالق کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے "_

ھ : ... رسول خدا(ص) سے مروی ہے کہ حضرت موسی (ع) نے اللہ تعالی سے اپنے ایك شہید دوست کے انجام کا سوال کیا تو خدا نے فرمایا کہ وہ جہنّم میں ہے ، انہوں نے عرض کیا کہ کیا تو نے شہداء سے جنّت کا وعدہ نہیں فرمایا ؟ ،ندا آئي : " کیوں نہیں ؟ ' لیکن وہ اپنے والدین کو ہمیشہ ستایا کرتا تھا

، اور میں والدین کی نافرمانی کرنے والوں سے کوئي بھی عمل قبول نہیں کرتا _ " 1

و: ... حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام فرماتے ہیں :

" انَّ العبد لیکون برابو الدیہ فی حیا تهما ثم یموتان فلا یقضي عَنهماَ دیونہما وَلاَ یستغفر لهما فیکتبہ الله عاقاً " _ 3

1_ مستدرك الوسائل _ ج 2_ ص 627

2_ مستدرك الوسائل _ ج 2_ ص27

3_ اصول کافی ج 2_ ص 163

88

" بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئي بندہ ، اپنے والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہے ، لیکن جب وہ مر جاتے ہیں تو وہ نہ ان کے قرضے ادا کرتا ہے اور نہ ہی خدا سے ان کے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہے ، تو ایسی صورت میں خدا اسے والدین کا نافرمان اور عاق لکھ دیتا ہے " _

(2)_ اویس قرنی کا سبق آموز کردار :

حضرت اویس قرنی رسالتمآب (ص) کے ایك سچے عاشق اور حقیقی پیروکار تھے ، جن کا کام سار بانی تھا ، اور اس سے وہ اپنا اور اپنی والدہ کا خرچ چلاتے تھے ، وہ اپنے اس عشق و محبّت کے باو جود آنحضرت صلّی اللہ علیہ

وآلہ وسّلم کی زیارت سے شرفیاب نہیں ہو پائے تھے _
ایك دن انہوں نے اپنی والدہ سے حضور(ص) کی زیارت کی اجازت مانگی ، تاکہ مدینہ پہنچ کر آنحضرت(ص) کی زیارت کا شرف حاصل کر سکیں ، لیکن وہ اس شرط پر اجازت دینے پر راضی ہوئي کہ مدینہ میں آدھے دن سے زیادہ نہیں ٹھہریں گے _
حضرت اویس قرنی نے مدینہ کا سفر اختیار کیا اور بڑے شوق اور بے پناہ مشکلات کے ساتھ سفر طے کر کے حضور(ص) پاك کے در دولت پر حاضری دی ، ان کا دل محبوب کے دیدار کے لئے تڑپ رہا تھا اور اشك شوق آنکھوں سے رواں تھے ، لیکن انہیں بتایا گیا کہ سر کار دو عالم (ص) تو مدینہ میں تشریف فرما نہیں ہیں ، اور کہیں سفر پر گئے ہیں، اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدے کے پیش نظر صرف آدھے دن تك آنحضرت(ص) کا انتظار کیا ، لیکن حضور(ص) تشریف نہیں لائے ، لہذ وہ ختمی مرتبت(ص) کی زیارت کا شرف

حاصل کئے بغیر مدینہ سے واپس چلے گئے _
جب حضور(ص) پاك مدینہ تشریف لے آئے اور اپنے گھر پہنچے تو آپ(ص) کو اویس قرنی کے آنے کی خبر دی گئي _ حضور(ص) نے فرمایا :
" اویس قرنی ہمارے گھر میں نور چھوڑ گئے ہیں "_

پھر فرمایا :

"يفوح روائح الجنة من قبل القرن واشو قاه اليك يا اويس القرن " _1

" نسیم جنّت قرن کی طرف سے آ رہی ہے ، اے اویس قرنی ہم تمہاری ملاقات کے کس قدر خواہشمند ہیں " _

(3) _ باپ کا احترام ، امام زمانہ (ع) کا فرمان :

سید محمود موسوی نجفی المعروف سید محمود ہندی کا شمارا اپنے زمانہ کے زاہد لوگوں میں ہوتا تھا ، اور وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے حرم مقدّس میں نماز پڑھایا کرتے تھے، انہوں نے ایك عالم کی زبان سے نقل کیا ہے کہ ان کا ایك دوست تھا جو حمّام میں کام کیا کرتا تھا،اس نے ذکر کیا ہے کہ میرے والد نہایت ہی بوڑھے ہو چکے تھے، میں ان کا بہت ہی احترام کیا کرتا تھا ، اور ان کا ہر کام پورا کیا کرتا تھا ، سوائے بدھ کی رات کے ، کیونکہ اس رات میں امام زمانہ (عج) کے شوق زیارت کے پیش نظر مسجد سہلہ جایا کرتا تھا _

1_ منتہی الآمال _ ج 1_ ص 239

چنانچہ جب چالیس بدھ کی راتیں مکمل ہو گئیں اور آخری رات کو میں بڑی آرزوئیں لے کر گیا تھا کہ یقینا آنجناب(ع) کی زیارت ہو گی ، اور جب میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

واپس پلٹ رہا تھا تو راستے میں ایك نورانی صورت کے شخص کو دیکھا جو گھوڑے پر سوار تھا ، جب میرے نزدیك پہنچا تو میرے نام سے مجھے پکارا اور تین مرتبہ کہا :" تم اپنے باپ کا خاص خیال رکھا کرو اور اس کا احترام کیا کرو ، " یہ کہا اور میری نگاہوں سے غائب ہو گیا _ میں نے لمحہ بھر سوچا کہ یہ شخص کون تھا ؟ ، پھر فو راً خیال آیا کہ یہ تو وہی عظیم الشّان شخصیّت ہیں ، جن کے شوق دیدار کے لئے میں چالیس بدھ کی راتیں مسجد سہلہ جا چکا ہوں _

میں نے آنجناب(ع) کی سفارش کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا اور والد کی خدمت کے لئے یوں کمر بستہ ہو گیا جیسے کوئي نوکر ہوتا ہے _ 1

(4)_ والدین کیلئے اولاد کا فریضہ :

ہم یہاں والدین کے لئے اولاد کے شرعی فریضے کی طرف اشارہ کریں گے ،بہتر ہے کہ اولاد اپنے والدین کی ضروریات کو پورا کرے ، زندگی کی مشکلات میں ان کا ہاتھ بٹائے ، جب انہیں کوئي چیز دینا چاہے تو ان کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ نہ لے جائے ، ان کے آگے نہ چلے ، بیٹھتے وقت ان کا سہارا نہ لے _

منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلّام نے ایك شخص کو دیکھا جو کہ اپنے باپ کے ساتھ ٹیك لگائے بیٹھا تھا ، امام نے اس کی اس گستانی کی وجہ سے مرتے دم تك اس سے بات نہیں کی _ 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1_ منتہی الآمال _ ج 3_ ص 324

2_ اصول کافی _ ج 2_ ص 261

اولاد کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ تند مزاجی اور درشت لہجے کے ساتھ والدین کے ساتھ بات کرے یا ان کے سامنے تیوری چڑھا کر آئے کہ اس طرح سے وہ آزردہ ہوجائیں ' اونچی آواز میں ان سے بات نہ کریں' ان سے ناراضگی کا اظہار یا ان پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرے کہ کھانا کھانے میں ان سے پہل نہ کرے ' کھانا کھالینے کے بعد خود ہی دسترخوان کو اکٹھا کرے ' انہیں ان کے نام سے نہ پکارے بلکہ بڑے ادب اور احترام کے ساتھ آواز دے' تعظےم اور ادب کے ساتھ ان سے گفتگو کرے ' ان کے حق میں دعائے خیر کرے 'ان کے زحمتوں اور تکلیفوں کا شکریہ ادا کرے اور قدر کرے' اور کہے:

"بار الہا میں انہیں جزا دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو خود ہی ان پر رحمت نازل فرما"_

(5)_مرنے کے بعد یاد رکھنا :

والدین کی موت کے ساتھ اولاد کا فریضہ ختم نہیں ہوتا ہے_ وہ وفات پانے سے ایك جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوجاتے ہیں اور عالم برزخ میں رہتے

ہيں' اور اولاد كى نيكى ان كو مل جاتى ہے_ لہذا اولاد كا فرض ہے كہ والدين كے جو فرائض ان سے چھوٹ گئے ہيں وہ انہيں ادا كرے' ان كے قرض چكائے تاكہ انہيں مشكلات سے چھٹكارا ملے' اس بارے ميں رسول خدا (ص) سے دريافت كيا تو آنحضرت (ص) نے فرمايا :
"مرنے كے بعد ان كے لئے نماز پڑھے ' ان كے گناہوں كى بخشش كى دعا مانگے ان كے كئے ہوئے وعدے پورا كرے' ان كے دوستوں كا احترام

كرے اور ان كے رشتہ داروں سے ميل ملاقات ركھے"_ 1
آپ (ص) ہى كا ارشاد ہے :
"سيد الابرار يوم القيامة رجل برَّ والديہ بعد موتھما"_2
"بروز قيامت نيك لوگوں كا سردار وہ شخص ہوگا جو والدين كے مرنے كے بعد بھى ان كے ساتھ نيكى كرتا ہے"_

(6)_ والدين سے نيك سلوك كا انجام:

ہم يہاں اس الہى پسنديدہ فعل كے كچھ فوائد قلم بند كررہے ہيں:

الف: ...... جنت ميں پيغمبروں (ص) كے ساتھ ہم نشيني_
حضرت موسى عليه السلام نے خداوند عالم سے درخواست كى كہ انہيں جنت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میں ان کے ہم نشین کا تعارف کرایا جائے، خداوند عالم نے انہیں ایك قصاب کا پتہ بتایا ، حضرت موسی علیہ السلام اس جوان کی دوکان پر پہنچ گئے اور غروب آفتاب کے وقت اس کے ہمراہ اس کے گھر گئے، اس نے کھانا تیار کیا پھر چھت سے لٹکی ہوئي ٹوکری کو نیچے اُتارا ' اس میںایك نہایت ہی بڈھی فرتوت عورت بیٹھی ہوئي تھي، اس نے اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا اور اسے بنایا سنوارا' پھر دسترخوان بچھا کر حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف ہوگیا_

حضرت موسی علیہ السلام نے اس سے بڑھیا کے بارے میں سوال کیا تو اس نے یہ کہا:"

1_ مستدرك الوسائل _ ج 2_ ص 632

2_ بحارالانوار _ ج 71_ ص 86

بڑھیا میری والدہ ہے اور چونکہ میری مالی حالت کمزور ہے' لہذا اس کے لئے کوئي نوکر چاکر نہیں رکھ سکتا اور خود ہی اس کی خدمت پر کمر بستہ رہتا ہوں، حضرت موسی _ نے اس سے پوچھا کہ اس بڑھیا نے کیا باتیں کیں؟ اس نے کہا کہ میں جب بھی اسے کھانا کھلاتا اور اسے سنوار تاہوں تو وہ مجھے یہی دعا دیتی ہے کہ خدا تمہاری مغفرت کرے اور قیامت کے دن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمہیں حضرت موسی علیہ السلام کا ہمنشین بنائے_
یہ سن کر حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا : تمہیں خوشخبری کہ اس کی دعا تمہارے بارے میں قبول ہوچکی ہے اور جبرئیل (ع) نے مجھے خبر دی ہے کہ تم جنت میں میرے ہم نشین ہوگے_1

ب: ...... عمرمیں اضافہ کا موجب_
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں :
"البرُّ و صدقة السّرّ ینفیان الفقر ویزید ان فی العمر و یدفعان عن سبعین میئة سوئ"_ 2
"نیکی کرنا (جن میں سے والدین کے ساتھ نیکی بھی شامل ہے) اور چھپا کر صدقہ دینا فقر کو دور کردیتے ہیں اور ستر قسم کی بری موت سے بچاتے ہیں اور اس کے برعکس والدین کے ساتھ بدسلوکی عمر کو کم کردیتی ہے"_

ج: ...... رسول خدا (ص) اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی رضا کا سبب ہے_
ايك دن رسول خدا (ص) کی رضاعي(دودھ شريك)بہن ان کے پاس آئیں

1_ پند تاریخ_ ج 1_ ص 70

2_ بحارالانوار _ ج 71_ ص 81

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تو حضور (ص) نے ان کے لئے اپنی عبا بچھادی اور بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ان سے ملاقات کي، اتفاق سے اسی دن آپ (ص) کا رضاعی بھائي بھی آگیا ، لیکن حضور (ص) نے بہن کی مانند اس سے سلوك نہیں کیا ، کسی نے آپ(ص) سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ (ص) نے فرمایا : "چونکہ یہ لڑکی اپنے ماں باپ کے ساتھ بہت محبت کرتی ہے"_1

عمادبن حیّان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیه السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا بیٹا اسماعیل مجھ سے بہت محبت کرتا ہے، تو حضرت (ع) نے فرمایا: "میں اسے پہلے بھی دوست رکھتا تھا اب میری اس سے محبت بڑھ گئي ہے"_ 2

د: ...... حج کا ثواب_

رسول خدا (ص) فرماتے ہیں : "جواولاد اپنے والدین کی طرف محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے تو ہر نگاہ کے بدلے ایك مقبول حج کا ثواب ہوتا ہے"_ پھر زوردے کر فرمایا : "والدین کی طرف محبت بھری نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے"_3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھ: ...... موت کی آسانی_

----

1 اصول کافی ج _2 ص 129

2 اصول کافی ج _2 ص 129

_3 بحارالانوار _ ج 71_ ص 80

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام فرماتے ہیں :

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ خداوند عالم اس پر موت کی سختی آسان کردے' اسے چاہئے کہ وہ اپنے ماں باپ کے رشتہ داروں کے ساتھ نیك سلوك کرے"_ 1

ذ: ...... اپنی اولاد کی نیکی کا سبب ہے_

مثل مشہور ہے کہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی" اور یہ ضرب المثل ہماری اس گفتگو پر بخوبی صادق آتی ہے ، اولاد زیادہ تر اپنے والدین سے سیکھتی ہے اگر وہ اپنے والدین کو ان کے ماں باپ کے ساتھ محبت اور اچھا سلوك کرتے دیکھتی ہے تو خود بھی اپنے والدین سے اچھا سلوك کرتی ہیں اور اگر انہیں برا سلوك کرتے دیکھتی ہیں تو وہ بھی ان سے براسلوك کرتی ہیں_ حضرت امام جعفر صادق علیه السلام فرماتے ہیں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

" برُّوا اباۂکم يبرکم ابنائوکم"_2
"تم اپنے والدين کے ساتھ نيکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نيکی کرے گي"_

ي: ...... خدا کا حکم يا والدين کی خواہش ؟
اس کے باوجود کہ خداوند عالم نے ماں باپ کے ساتھ نيکی کرنے اور ان کی رضامندی حاصل کرنے کی بڑی تاکيد ہے_ يہ بات بھی ضرور پيش نظر رکھنی چاہئے کہ اسلام کا يہ حکم اس حد تك قابل عمل ہے جب تك کہ والدين کی خواہشات خدا کے

_1 بحارالانوار _ ج 71_ ص 81

_2 بحارالانوار _ ج 71_ ص 21

حکم سے نہ ٹکرائيں_ ليکن جس موقع پر ان کی خواہشات اسلام کے واجب احکام سے متصادم ہوتی نظر آئيں تو پھر اسلام کے حکم کو فوقيت حاصل ہوگي، قرآن مجيد اس بارے ميں ہماری راہنمائي فرماتا ہے:
" وان جاہداك علی ان تُشرك بی ماليس لك بہ علم فلا تطعہما وصاحبہما فی الدُّنيا معروفاً"_1

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"اور اگر وہ دونوں اس بات کی کوشش کریں کہ تم جس کے بارے میں علم اور دلیل نہیں رکھتے اسے میرا شریك قرار دو' تو ان کی بات نہ مانو' اور دنیا میں ان کے ساتھ نیك سلوك کرو"_

حضرت امیرالمومنین علی علیه السلام فرماتے ہیں :

"لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق"_ 2

" خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتي"_

1_ سورہ لقمان_ آیت 15

2_ بحارالانوار _ ج 71_ ص 5

آٹھواں سبق:

تواضع یا انکساري

1)_ تواضع کے بارے میں روایات

2)_تواضع کے آثار

3)_ تواضع کن لوگوں کے سامنے ؟

4)_ رسول اکرم (ص) کی تواضع

5)_ حضرت عیسی علیه السلام سے ایك سبق
6)_امام زین العابدین علیه السلام کی انکساري
7)_ تواضع اپنا ے سے متعلّق چند نکات

"تواضع یا فروتنی " کے معنی ہیں " خود کو دوسرں سے چھوٹا ظاہر کرنا ' ،،جسے "کسرنفسی " اور " عاجزی " بھی کہتے ہیں _ تواضع یا انکساری ، انسانی روح کے صحیح سالم ہونے کی ایك علامت ہے، انسان دوسروں سے خواہ کتنا ہی بہتر اور برتر ہو ، لیکن پروردگار عالم کی عظمت کا ادراك اسے اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ خدا کے حضور سر جھکا دے اور بندگان خدا کے سامنے انکساری کا اظہار کرے _

(1) _تواضع کے بارے میں روایات :

حضرت امام رضا علیه السلام فرماتے ہیں :
" ان من التواضع ان یجلس الرجل دوں شرفہ " 1_
" یہ بات تواضع میں سے ہے کہ انسان ایسی جگہ پر بیٹھے جو اس کے مقام و

1_ اصول کافی _ ج2 ص123_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منزلت سے کمتر ہو _ " آپ (ع) ہی کا ارشاد ہے کہ :

" من التواضع ان ترضى بالمجلس دون المجلس وان تسلم على من تلقى وان تترك المراء وان كنت محقاً وان لاتحب ان تحمد على التقوى " 1

" یہ بھی تواضع ہی میں سے ہی کہ تم ایسی جگہ پر بیٹھنے پر راضی ہو جائو جو تمہاری شان سے کمتر ہے ، جس سے ملو اس پر سلام کرو ، خواہ تم حق پر ہی ہو پھر بھی لڑائي جھگڑے والی بحث کو ترك کرو اور اس بات کو پسند نہ کرو کہ تمہارے تقوی کی تعریف کی جائے _ "

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلاّم فرماتے ہیں :

" عليك بالتواضع فانہ من اعظم العبادة " 2

" تم پر تو اضع کرنا واجب ہے ، کیونکہ فروتنی بہت بڑی عبادت ہے _ "

ایك دن رسالتماب(ص) نے اصحاب سے فرمایا :

"مینتم میں عبادت کی مٹھاس کیوں نہیں دیکھ رہا ہوں _ انہوں نے عرض کیا:"حضور(ص) عبادت کی مٹھاس کیا ہوتی ہے؟"فرمایا : "تواضع_"3

(2) ... تواضع کے آثار :

بہت سے اچھے اور نیك کام ایسے ہیں جن کے اخروی اور جنّت کے علاوہ

1_ اصول کافی _ ج2 ص 124

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2_ بحارالانوار _ ج 72_ ص 119

3_ جامع السادات _ ج 1 ص 355

دنیوی برکتیں اور دوسرے فوائد بھی ہیں ، جیسا کہ کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جو اخروی عذاب اور سزا کے علاوہ اس دنیا میں بھی مصیبت اور تباہی کاموجب ہوتے ہیں ، چنانچہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلّام دعائے کمیل کے اوائل میں انہی کی طرف اشارہ فرماتے ہیں :

اللهم اغفرلے الذنوب التی تغیرا لنعم ' ... "

" خداوندا میرے وہ گناہ معاف کر دے جو تیری نعمتوں کو الٹ پلٹ کر دیتے ہیں "_

اب ہم یہاں تواضع جیسی محبوب صفت کے فوائد اور آثار کو بیان کرتے ہیں ، اس امید کے ساتھ کہ اللہ تعالی ہمیں بھی تواضع کرنے والوں میں سے کچھ قرار دے_

الف : ... تواضع _ انسان کی سربلندی کا سبب ہے ، چنانچہ رسول اکرم(ص) فرماتے ہیں :

" ان التواضع لایزید العبد الا رفعة فتو اضعو ار حمکم اللہ"_ 1

تواضع انسان کی سر بلندی کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتی ، لہذا تم تواضع کیا کرو ، خدا تم پر رحمت نازل کرے _ "

حافظ شیراز ی فرماتے ہیں :

در کوے عشق شوکت شاہی نمی خرند

اقرار بندگی کن و اظہار چاکری

یعنی عشق کے کوچہ و بازار میں شاہانہ ٹھاٹھ باٹ کا کوئي خریدار نہیں ہے ،

1_ وسائل الشیعہ _ ج 11_ص 215

لہذا (اگرعشق کا سودا کرنا ہے تو)بندگی ، غلامی اور نوکری چاکری کا اقرار و اظہار کرنا پڑے گا _ "

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلاّم سے روایت نقل کی گئي ہے کہ :

" ان فی السمآء ملکین موکلین بالعناد فمن تواضع اللہ رفعاہ ومن تکبر فضعاہُ "_
1

"آسمان میں خدا کی طرف سے بندوں پر دو فرشتے مقرر ہیں ' اگر کوئي شخص خدا کے لئے تواضع اور انکساری کرے تو وہ اسے بلند کر دیتے ہیں اور اگر کوئي شخص تکبرّ کرے تو وہ اسے پست کر دیتے ہیں _ "

ب ...... تواضع ترّقی کی زینہ ہے _ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلاّم فرماتے ہیں :

" التواضع سلم الشرف " 2_

ج ...... تواضع دوسرے کاموں کے منظّم ہونے کا سبب ہے ، حضرت امیر (ع) ہی کا ارشاد ہے :

" بخفض الجناح تنتظم الا مورُ " 3

" تواضع کے سبب بہت سے امور منظم ہو جاتے ہیں _ "

د ...... تواضع دلوں میں محبّت پیدا کرتی ہے ، حضرت علی علیہ السلاّم فرماتے ہیں کہ :

1_ وسائل الشیعہ_ ج 11_ ص 215

2_ شرح غررالحکم_ ج1_ ص 263

3_ شرح غررالحکم_ ج 3_ ص 229

" ثمرة التواضع المحبّةَ "

" تواضع کا پھل محبت ہے "

(3)_ تواضع کن لوگوں کے سامنے ؟

اسلامی نقطہ نظر سے ، تواضع صرف دینی بزرگوں ، علمی شخصتیوں اور خدا کی ذات پر ایمان رکھنے والے افراد ہی کے لئے ہونی چاہیئے ، لیکن ذلیل لوگوں ، مغروروں یا دولتمندوں کے سامنے ان کی قدرت ، طاقت اور مال و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دولت کی وجہ سے تواضع بہت ہی مذموم فعل ہے، اگر خدا کی خوشنودی اور رضا کے حصول سے ہٹ کر کسی اور مقصد کے لئے تواضع کی جائے تو وہ "ذلّت ،، میں بدل جائے گی اور انسان کی حقارت اور اس کی انسانی عظمت کی پستی کا موجب بن جائے گی _

" من اتی غنیا یتواضع لہ لاجل دنیاہ ذھب ثلثا دینہ _" 1

"جو کسی مالدار شخص کے پاس جاکر اس دولت و دنیاکی وجہ سے اس کے سامنے تواضع کرتا ہے تو اس کا دوتہائي دین ختم ہو جاتا ہے "_

(4) _ رسول اکرم (ص) کی تواضع :

خدا وند عالم کے برگزیدہ لوگوں میں سے رسول خدا محمّدمصلفی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذات وشخصیت اعلی درجہ کی حامل تھی ، لیکن اس کے باوجود آپ(ع) کے اندر اعلی درجہ کی فروتنی اور انکساری پائي جاتی تھی _ آپ(ص) تواضع کی بنا پر اپنی بھیڑ بکریوں کو خود ہی چارہ دیتے تھے ،اپنے مقدّس

1_ بحارالانوار_ ج 75_ ص 69

ہاتھوں سے ان کا دودھ دوہتے تھے ، اپنے پھٹے پرانے کپڑوں اور جوتوں کو خود ہی ٹانکے لگاتے تھے ، اپنے نوکروں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

، چکّی پیسنے میں اپنے خدمتگاروں کا ہاتھ بٹاتے تھے ، بازار سے سودا سلف خرید کر اپنے گھر خود لے جاتے تھے ، ہر امیر غریب اور چھوٹے بڑے شخص سے مصافحہ کرتے تھے ، سلام کرنے میں پہل کرتے تھے اور تمام مومنین کی دعوت کو قبول فرماتے تھے _ 1

(5) _ حضرت عیسی علیه السلام سے ایك سبق :

ایك دن حضرت عیسی _نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا : " تم سے میری ایك درخواست ہے " انہوں نے عرض کیا : " اے روح خدا حکم فرمائیں ، ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں " ،فرمایا : " آج میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پائوں دھلائوں _"

یہ کہا اور اٹھ کھڑے ہوے اور ان کے پائوں دھلا دئے _ انہوں نے عرض کیا : "اے روح خدا یہ کام تو ہمیں کرنا چاہئے ، آپ نے ایسا کیوں کیا ؟ ، فرمایا : " لوگوں کی خدمت کرنے میں عالم اس بات کا زیادہ حقدار ہوتا ہے ، میں نے اس طرح سے تواضع کر کے تمہیں سبق دیا ہے کہ میرے بعد تمہیں لوگوں کے درمیان تواضع سے کام لینا ہے _ "

پھر فرمایا : "تواضع ہی کی وجہ سے حکمت اور دانائي کی عمارت استوار ہوتی ہے نہ کہ تکبرّ کی وجہ سے ' زراعت ہموار زمین میں نشوونما پاتی ہے نہ کہ پہاڑوں پر _ " 2

1_ بحارالانوار 0 ج 70_ ص 208

2_ اصول كافى _ ج1_ ص 45 _ ترجمہ مصطفوي_

(6) ... حضرت امام زين العابدين (ع) كى انكسارى :

حضرت امام محمد باقر عليه السلام فرماتے ہيں كہ ميرے والد (امام زين العابدين عليہ السلاّم) ايسے لوگوں كے ساتھ سفر كرتے تھے جو انہيں نہيں پہچانتے تھے ، اور قافلہ والوں سے يہ عہد ليتے تھے كہ ميں تمہارى ضروريات كو پورا كروں گا _

ايك سفر كے دوران آپ(ع) مسافروں كى خدمت ميں سرگرم عمل تھے كہ ايك شخص نے آپ(ص) كو پہچان ليا ، اور قافلہ والوں سے كہا : " تمہيں معلوم نہيں كہ يہ كون ہيں ؟ يہ تو على ابن الحسين (عليه السلام) (امام زين العابدين (عليه السلام)) ہيں _ "

يہ سنكر سب لوگ آپ(ع) كے گرد جمع ہو گئے اور آپ(ع) كے ہاتھ پائوں كو بوسے دينے لگے، اورعرض كرنے لگے ... فرزند رسول (ص) آيا آپ (ع) چاہتے ہيں كہ ہم جہنّم مينچلے جائيں ؟ اگر ہم آپ(ع) كى شان ميں گستاخى كرتے تو بدبخت ہو جاتے ، آخر آپ(ع) ايسا كيوں كر رہے ہيں ؟ امام (ع) نے جواب ديا : " ايك مرتبہ ميں نے واقف كار لوگوں كے ساتھ سفر كيا ، انہوں نے رسول (ص) خدا كے احترام كى وجہ سے ميرا بے حداحترام

كيا ، مجھے اس بات كا خوف تھا كہ تم لوگ بھی میرے ساتھ وہی سلوك كرو ، اسی لئے ايك اجنبی كی صورت میں نے تمہارے ساتھ سفر كو اختيار كيا " _ 1

1_ سفينة البحار _ ج 1_ ص 382

(7) ... تواضع سے متعلّق چند نكات :

1) ...... ہم سلام كرنے میں دوسروں سے پہل كریں اور كسی سے سلام كی اميد نہ ركھیں _

2) ...... مجلس میں جہاں جگہ خالی ہو وہیں بیٹھ جائیں _

3) ...... دوسرے لوگوں پر حكم نہ چلائیں يا انہیں كسی كام كا حكم نہ دیں _

4) ...... اپنے ذاتی كاموں كو خود انجام دیں _

5) ...... اپنے ماتحت لوگوں كو اپنا معاون سمجھیں _

6) ......بحث و مباحثہ اور لڑائي جھگڑا سے دور رہیں _

7) ...... خدا ہی كے لئے كام كریں اور لوگوں سے داد وتحسين وصول كرنے كی اميد نہ ركھیں _

8) ...... خود كو قيمتی اور فاخرہ لباس پہننے كا پابند نہ بنائیں _

9) ...... سفر كے دوران اپنے ہمسفر لوگوں كی خدمت كریں

10) ...... حق اور حق كے قانون كی اطاعت كریں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

11) ...... بزرگوں کی زندگی کا مطالعہ کریں اور اس سے سبق حاصل کریں

–

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com